﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد۹ — جمعۃ المبارک ۲۵/اکتوبر ۲۰۰۲ء — ۱۸/شعبان ۱۴۲۳ ہجری قمری — ۲۵/اخاء ۱۳۸۱ ہجری شمسی — شمارہ ۴۳

خدا کی یاد

جس نے خدا کو بازار میں یاد کیا جب کہ لوگوں کو ان کی تجارت اور دیگر کاموں نے خدا سے غافل کر دیا ہو اس شخص کے لئے ہزار نیکی لکھی جائے گی اور اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایسی بخشش کا سلوک فرمائے گا جس کا خیال بھی کسی دل پر نہیں گزرا۔

(مجمع البیان فی تفسیر القرآن)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

جو سچا مومن ہے ابتلا میں اس کے ایمان کی حلاوت اور لذت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ وہ پہلے سے بہت زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا اور دعاؤں سے فتحیاب اجابت چاہتا ہے۔

”......جب انسان بدی سے پرہیز کرتا ہے اور نیکیوں کے لئے اس کا دل تڑپتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی دستگیری کرتا ہے اور نیکیوں کے لئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دارالامان میں پہنچا دیتا ہے اور ﴿فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ﴾ کی آواز اُسے آجاتی ہے یعنی تیری جنگ اب ختم ہو چکی ہے اور میرے ساتھ تیری صلح اور آشتی ہو چکی ہے۔ اب آ میرے بندوں میں داخل ہو جو ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾(فاتحہ:۷) کے مصداق ہیں اور روحانی وراثت سے جن کو حصہ ملتا ہے میری بہشت میں داخل ہو جاؤ۔

یہ آیت جیسا کہ ظاہر میں سمجھتے ہیں کہ مرنے کے بعد اُسے آواز آتی ہے آخرت پر ہی موقوف نہیں بلکہ اسی دنیا میں، اسی زندگی میں یہ آواز آتی ہے۔ اہل سلوک کے مراتب رکھے ہوئے ہیں، ان کے سلوک کا انتہائی نقطہ یہی مقام ہے جہاں ان کا سلوک ختم ہو جاتا ہے اور وہ مقام یہی نفس مطمئنہ کا مقام ہے۔ اہلِ سلوک کی مشکلات کو اللہ تعالیٰ اٹھا دیتا ہے اور ان کو صالحین میں داخل کر دیتا ہے۔ جیسے فرمایا ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ﴾(العنکبوت:۱۰)۔ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے ہم ان کو ضرور ضرور صالحین میں داخل کر دیتے ہیں۔

اس پر بعض اعتراض کرتے ہیں کہ اعمال صالحہ کرنے والے صالحین ہوتے ہیں پھر ان کو صالحین میں داخل کرنے سے کیا مراد ہے؟۔

اصل بات یہ ہے کہ اس میں ایک لطیف نکتہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو بیان فرماتا ہے کہ صلاحیت کی دو قسم ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ انسان تکالیف شاقہ اٹھا کر نیکیوں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ نیکیاں کرتا ہے لیکن ان کے کرنے میں اسے تکلیف اور بوجھ معلوم ہوتا ہے اور اندر نفس کی کشاکش موجود ہوتی ہے۔ اور جب وہ نفس کی مخالفت کرتا ہے تو سخت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ لیکن جب وہ اعمال صالحہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے جیسا کہ اس آیت کا منشاء ہے اس وقت وہ تکالیف شاقہ اور محنتیں جو خود نیکیوں کے لئے برداشت کرتا ہے اٹھ جاتی ہیں اور طبعی طور پر وہ صلاحیت کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ تکالیف، تکالیف نہیں رہتی ہیں اور نیکیوں کو ایک ذوق اور لذت سے کرتا ہے۔ اور ان دونوں میں یہی فرق ہوتا ہے کہ پہلا نیکی کرتا ہے مگر تکلیف اور تکلف سے اور دوسرا ذوق اور لذت سے۔ وہ نیکی اس کی غذا ہو جاتی ہے جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا اور وہ تکلف اور تکلیف جو پہلے ہوتی تھی اب ذوق و شوق اور لذت سے بدل جاتی ہے۔ یہ وہ مقام ہوتا ہے صالحین کا جن کے لئے فرمایا ﴿لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ﴾۔ اس مقام پر پہنچ کر کوئی فتنہ اور فساد مومن کے اندر نہیں رہتا۔ نفس کی شرارتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اس کے جذبات پر فتح پا کر مطمئن ہو کر دارالامان میں داخل ہو جاتا ہے۔

اور اس سے آگے فرمایا ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ﴾(العنکبوت:۱۱)۔ اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو زبانی تو ایمان کے دعوے کرتے ہیں اور مومن ہونے کی لاف و گزاف مارتے رہتے ہیں لیکن جب معرض امتحان و ابتلا میں آتے ہیں تو اُن کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ اس فتنہ و ابتلا کے وقت اُن کا ایمان اللہ تعالیٰ پر ویسا نہیں رہتا بلکہ شکایت کرنے لگتے ہیں، اسے عذاب الٰہی قرار دیتے ہیں۔ حقیقت میں وہ لوگ بڑے ہی محروم ہیں جن کو صالحین کا مقام حاصل نہیں ہوتا کیونکہ یہی تو وہ مقام ہے جہاں انسان ایمانی مدارج کے ثمرات کو مشاہدہ کرتا ہے اور اپنی ذات پر ان کا اثر پاتا ہے اور نئی زندگی اُسے ملتی ہے۔ لیکن یہ زندگی پہلے ایک موت چاہتی ہے اور یہ انعام و برکات امتحان و ابتلا کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ یہ یاد رکھو کہ ہمیشہ عظیم الشان نعمت ابتلا سے آتی ہے اور ابتلا مومن کے لئے شرط ہے جیسے ﴿اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ﴾(العنکبوت:۳)۔ یعنی کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ اتنا ہی کہہ دینے پر چھوڑ دئے جاویں گے کہ ہم ایمان لائے اور وہ آزمائے نہ جاویں۔ ایمان کے امتحان کے لئے مومن کو ایک خطرناک آگ میں پڑنا پڑتا ہے مگر اس کا ایمان اس آگ سے اس کو صحیح سلامت نکال لاتا ہے اور وہ آگ اس پر گلزار ہو جاتی ہے۔ مومن ہو کر ابتلا سے کبھی بے فکر نہیں ہونا چاہئے۔ اور ابتلا پر زیادہ ثبات قدم دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور حقیقت میں جو سچا مومن ہے ابتلا میں اس کے ایمان کی حلاوت اور لذت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرتوں اور اس کے عجائبات پر اس کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ پہلے سے بہت زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا اور دعاؤں سے فتحیاب اجابت چاہتا ہے“۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۵۱۔۲۵۳۔ مطبوعہ لندن)

ظلمانی زمانہ کے تدارک کے لئے خدائے تعالیٰ کی طرف سے نُور آتا ہے۔ وہ نُور اس کا رسول اور اس کی کتاب ہے۔

اس رسول کی اطاعت اور اس کلام پر عمل کا نتیجہ یہ ھے کہ تم تاریکی سے نکل کر نور میں داخل ھو جاؤگے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۱/اکتوبر ۲۰۰۲ء)

(لندن ۱۱/اکتوبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں سورۃ الطلاق کی آیات ۱۱، ۱۲ کی تلاوت کر کے اس حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت النور کا جو مضمون بیان فرمایا تھا اسی تسلسل میں آج کچھ مزید امور کا ذکر فرمایا۔

سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ نے علامہ فخر الدین رازی، علامہ زمخشری، علامہ آلوسی اور علامہ ابو حیان کی تفاسیر کے حوالہ سے مختلف امور کا ذکر فرمایا۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل وعاجل شفایابی اور صحت و تندرستی کے لئے دردمندانہ دعاؤں، صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں

(لندن۔۱۸/اکتوبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق تازہ اطلاعات ایم ٹی اے پر اعلانات اور امراء ممالک کے نام سرکلرز کے ذریعہ احباب جماعت کو پہنچائی جاتی ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ احباب اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی اور آپ کی تمام مہمات دینیہ عالیہ میں عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کے لئے دردِ دل سے دعاؤں میں مصروف ہوں گے۔

۱۴/اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ انجیوگرافی کے لئے ہسپتال تشریف لے گئے تھے۔ انجیوگرافی ماہر امراض قلب ڈاکٹر جینکنز نے کی۔ دل کی نالیوں میں دورانِ خون کی بندش کے نمایاں آثار نظر آنے پر ڈاکٹر صاحبان نے فوری انجیو پلاسٹی کا فیصلہ کیا۔ الحمد للہ کہ انجیو پلاسٹی ڈاکٹر صاحبان کے حسب منشاء کامیاب طور پر ہوئی۔ اگلے روز ۱۵/اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہسپتال سے گھر تشریف لے آئے۔

۱۸/اکتوبر کی رپورٹ کے مطابق دل کی تکلیف کی وجہ سے حضور انور کی صحت میں کمزوری کے جو آثار نمایاں ہو رہے تھے ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتری ہے۔ تاہم انجیو پلاسٹی کے عمل کی وجہ سے بلڈ پریشر اور بلڈ شوگر میں کچھ اضافہ ہو گیا تھا جو کہ اب بہتری کی طرف آ رہا ہے۔

احباب جماعت اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے لئے دردمندانہ دعاؤں، نوافل اور صدقات کا سلسلہ جاری رکھیں۔ مولا کریم اپنے فضل خاص سے تمام عوارض کو کلیۃً دور فرمائے اور اعجازی رنگ میں حضور ایدہ اللہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ! اَذْھِبِ الْبَأْسَ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ. لَاشِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُ كَ . شِفَآءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔ آمین

کانو (نائجیریا) میں نواحمدی داعیان الی اللہ کے لئے تعلیمی و تربیتی کلاس کا انعقاد

(رپورٹ: حبیب احمد۔ مبلغ سلسلہ نائجیریا)

اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ کانو، (نائجیریا) کو مورخہ ۲۵/مئی سے ۹/جون ۲۰۰۲ء تک ایک پندرہ روزہ ریفریشر کورس کا انعقاد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ ریفریشر کورس داعیان الی اللہ کی تربیت کے لئے رکھا گیا تھا۔ اس میں زنفارا Zanfara، کاڈونا Kaduna اور باؤچی Bauchi سٹیٹس سے داعیان الی اللہ نے شمولیت کی۔ جس میں پانچ اساتذہ مقامی زبان ہاؤسا (Hausa) میں پڑھاتے رہے۔ اس کلاس کے نصاب میں قرآن مجید کی تلاوت کی درستی، منتخب آیات کو حفظ کرنا اور ان کا ترجمہ۔ علاوہ ازیں منتخب احادیث، نماز، تاریخ اسلام و احمدیت، اختلافی مسائل اور جماعت کے مالی نظام کا تعارف وغیرہ شامل تھا۔

نماز عصر کے بعد روزانہ ایک معین عنوان پر تقاریر اور سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ جس میں ۱۲ مختلف موضوعات پر تقاریر کروائیں گئیں۔ نماز عشاء کے بعد سوال و جواب کی صورت میں ان مسائل کو زیر بحث لایا گیا جو کہ تبلیغ کے عملی میدان میں پیش آتے ہیں۔

اتوار کے روز ایک سیر کا پروگرام تھا جس کے ساتھ اس روز تمام طلبا کو احمدیہ سیکنڈری سکول اور احمدیہ ہسپتال کا دورہ بھی کروایا گیا۔ اس موقع پر تقاریر بھی ہوئیں۔ جن میں تعلیم اور صحت کے میدان میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو بیان کیا گیا اور آخر پر سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔ اس روز جلسہ سیرت النبیؐ اور یوم خلافت کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں طلبا نے بھی بھرپور حصہ لیا۔

مورخہ ۸/جون کو ہفتہ کے روز محترم امیر صاحب نائجیریا تشریف لائے۔ آپ نے طلباء کو اس موقع پر مختلف تربیتی امور سے متعلق نصائح کیں اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔

۹/جون بروز اتوار اس کلاس کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم الحاج ایم ایم بیشانو امیر جماعت احمدیہ نائجیریا تھے۔ اس موقع پر امیر صاحب کے خطاب سے قبل بعض طلباء نے کلاس سے متعلق اپنے نیک تأثرات کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ ہم ایک نئی روح اور قوت اور اطمینان قلب کے ساتھ واپس جا رہے ہیں۔

طلباء کے اظہار خیال کے بعد محترم امیر صاحب نائجیریا نے اسناد اور انعامات تقسیم کئے اور اپنے خطاب میں تبلیغ کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور شامل ہونے والے تمام طلباء کو اس سلسلہ میں سنجیدگی کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

الحمد للہ یہ ریفریشر کورس اللہ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ قارئین کی خدمت میں سب طلباء و اساتذہ کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں صحیح رنگ میں داعی الی اللہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

سربسجدہ تیری چوکھٹ پہ ہوں اے فیضِ اَتم

تُو تو ہر بات پہ قادر ہے شفاء کے مالک!
دستِ قدرت کا ہے مرہون یہ سارا عالم

تیرے اک "کُن" پہ ہے موقوف جہاں کی تقدیر
تیرے اک حکم سے مٹ جاتے ہیں سب کرب والم

تو رگِ جاں سے بھی اَقْرَب، ہے تری ذات سمیع
تُو تو سن لیتا ہے مضطر کی دعائیں ہر دم

تیرا فرماں ہے پکارو! مَیں سنوں گا تم کو
واسطہ تیری بشارت کا ترے وعدے کی قسم

میرا محسن، میرا محبوب ہے بیمار بہت
شافی و کافی مرے مولیٰ! تری اِک نظرِ کرم!

بخش دے عمرِ خضر، اور شفائے کامِل
سربسجدہ تیری چوکھٹ پہ ہوں اے فیضِ اَتم

کتنے کشکول دھرے ہیں ترے پیارے کے لئے
ہیں ہر اک دیس میں عشاق کی آنکھیں پرنم

تیرے بن کون بھرے گا یہ ہمارے کشکول!
ایک تیرا ہی درِ فیض کھلا ہے ہر دم

(عطاء المجیب راشد۔لندن)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

علامہ زمخشری کے نزدیک اس آیت میں ذکر سے مراد شرف بھی لیا جاتا ہے اور قرآن کریم بھی۔ علامہ آلوسی کے نزدیک ﴿ذِکْرًا﴾ سے مراد نبی اکرم ﷺ ہیں اور آپ کے کثرت تلاوت قرآن کی وجہ سے اور بکثرت قرآن کی تبلیغ کرنے کے سبب آپ کو ذکر کہا گیا ہے۔ علامہ ابوحیان کے نزدیک ﴿ذِکْرًا﴾ سے مراد قرآن ہے اور اَلرَّسُوْل سے مراد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے بیان فرمودہ درس کے حوالہ سے بتایا کہ ﴿ذِکْرًا﴾ یعنی خدا تعالیٰ نے ایک ایسی کتاب اتاری ہے جس پر عمل کرنے سے تمہارا ذکر پھیلے۔ وہ تمہاری عظمت اور جبروت کا باعث ہونے والی ہے۔ اور ﴿رَسُوْلًا﴾ کہہ کر بتایا کہ اگر تم دیکھنا چاہو کہ اس تعلق کا کیا فائدہ ہے تو رسول کا نمونہ دیکھو جو اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اسے کیا عزت عطا کی ہے۔ اس رسول کی اطاعت اور اس کلام پر عمل کا نتیجہ یہ ہے کہ تم تاریکی سے نکل کر نور میں داخل ہو جاؤ گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ظلمانی زمانہ کے تدارک کے لئے خدائے تعالیٰ کی طرف سے نور آتا ہے۔ وہ نور اس کا رسول اور اس کی کتاب ہے۔ خدا اس نور سے ان لوگوں کو راہ دکھلاتا ہے جو اس کی خوشنودی کے خواہاں ہیں۔ سو ان کو خدا ظلمات سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

اسی طرح حضور علیہ السلام کا ایک اور اقتباس بھی حضور ایدہ اللہ نے پڑھ کر سنایا جس میں آپؑ آنحضرت ﷺ کے متعلق فرماتے ہیں کہ زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ ملی اور اس کے نور سے ملی۔

آخر پر حضور علیہ السلام کی ایک دُعا پڑھ کر سنائی جس میں آپؑ فرماتے ہیں کہ: "اے میرے ربّ میری قوم کے بارہ میں میری دعاؤں کو سن۔ اے میرے ربّ! تو انہیں اندھیروں سے نکال کر اپنے نُور کی طرف لے آ"۔

اور ایک الہام میں ہے: اے میرے رب! مجھے اپنے وہ انوار دکھا جو محیط کل ہوں۔

تقریر جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۲ء

ذکرِ حبیب

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ زندگی، آپ کی سیرت طیبہ اور اخلاق حسنہ کے مختلف پہلوؤں کا دلنشیں تذکرہ)

(مرزاغلام احمد۔ ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

(دوسری اور آخری قسط)

بچوں سے شفقت

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب اپنے بچپن اور اوائل جوانی کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ناراضگی صرف دینی معاملات میں ہوتی تھی۔ مزید بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے تحصیلداری کا امتحان ۱۸۸۴ء میں دیا تھا۔ اس وقت مَیں نے والد صاحب کو دعا کے لئے ایک رقعہ لکھا۔ تو انہوں نے رقعہ پھینک دیا اور فرمایا: "ہمیشہ دنیاداری کے ہی طالب ہوتے ہیں"۔ جو آدمی رقعہ لے کر گیا تھا اس نے آکر مجھے یہ واقعہ بتایا۔ اس کے بعد والد صاحب نے ایک شخص سے ذکر کیا کہ ہم نے تو سلطان احمد کا رقعہ چاک کر دیا تھا کہ "ایک دنیوی غرض اپنے مالک کے سامنے کیا پیش کروں...... کہ الہام ہوا "پاس ہو جاوے گا"۔ مرزا سلطان احمد صاحب کہتے ہیں چنانچہ مَیں امتحان میں پاس ہو گیا۔

صاحبزادہ مرزا فضل احمد صاحب حضور کی زوجہ اول کے بطن سے چھوٹے بیٹے تھے۔ حضور سے بہت محبت کرنے والے اور حضور کے نہایت درجہ فرمانبردار تھے۔ محمدی بیگم کی پیشگوئی کے بعد جب رشتہ داروں کی طرف سے شدید مخالفت ہوئی تو حضور نے ان کو تحریر کیا کہ "ان سب لوگوں نے میری سخت مخالفت کی ہے اب ان کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں رہا......... لہذا اب تم اپنا آخری فیصلہ کرو۔ اگر تم نے میرے ساتھ تعلق رکھنا ہے تو پھر ان سے قطع تعلق کرنا ہوگا اور اگر ان کے ساتھ تعلق رکھنا ہے تو پھر میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا۔" مرزا فضل احمد صاحب نے جواباً لکھا کہ:۔

"میرا آپ کے ساتھ ہی تعلق ہے۔ ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔"

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد فضل احمد قادیان آکر ہمارے پاس ہی ٹھیرتا تھا۔ اماں جان یہ بھی فرماتی تھیں کہ فضل احمد بہت شرمیلا تھا۔ حضرت صاحب کے سامنے آنکھ نہیں اٹھاتا تھا۔ حضرت صاحب ان کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ فضل احمد سیدھی طبیعت کا ہے اور اس میں محبت کا مادہ ہے۔ آپ مزید بیان کرتی ہیں کہ جب مرزا فضل احمد صاحب کی وفات کی خبر آئی تو اس رات حضرت صاحب قریباً ساری رات نہیں سوئے اور بعد میں بھی کئی روز تک مغموم رہے۔

ایک روایت میں ذکر ہے کہ اس رات حضور صدمہ کی حالت میں گھر کے صحن میں بہت دیر تک ٹہلتے رہے اور جب تائی کے گھر سے جہاں مرزا فضل احمد صاحب کا جنازہ رکھا تھا بین کرنے یا رونے کی آواز آتی تو حضور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی اہلیہ سے جو صحن میں موجود تھیں فرماتے:

"مولویانی پُتر تے میرا ای سی" لیکن اس صدمہ کو اتنا محسوس کرنے کے باوجود چونکہ مرزا فضل احمد صاحب سلسلہ بیعت میں داخل نہیں ہوئے تھے اس لئے حضور نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی اور بعض احمدیوں کے پوچھنے پر ان کو بھی اجازت نہ دی۔

خادموں سے سلوک

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ حضور کی ناراضگی صرف دینی معاملات میں ہوتی تھی۔ عام دنیاوی معاملات میں آپ حددرجہ حلم اور نرمی سے کام لیتے تھے۔ حضرت محمد اکبر خان سنوری حضور کے نجی خادم تھے اور ان کی بیوی اور بیٹی حضور کے گھر میں خدمت کرتی تھیں۔ حضور کے گھر میں رات کو روشنی کے لئے موم بتیاں استعمال کی جاتی تھیں۔ ایک دفعہ محمد اکبر خان صاحب سنوری کی بیٹی حضور کے کمرے میں موم بتی جلا کر رکھ آئیں۔ کمرے میں حضور کے مسودات رکھے ہوئے تھے۔ موم بتی گری اور کاغذات نے آگ پکڑ لی۔ تمام مسودات جل گئے اور کچھ چیزوں کا بھی نقصان ہو گیا۔ چونکہ حضور اپنے مسودات نہایت احتیاط اور حفاظت سے رکھا کرتے تھے اس لئے اکبر خان صاحب، اُن کی بیوی اور بیٹی کو سخت فکر اور پریشانی ہوئی کہ نہ جانے اب کیا ہوگا اور حضور کس طرح پیش آئیں گے۔ مگر حضور نے یہ کہہ کر معاملہ ختم کر دیا کہ: "شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔"

غیرتِ دینی

حضور کی اس حلم اور بردباری کو سامنے رکھیں اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت سنیں۔ آپ اپنے بچپن کے زمانے کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ ایک کتا ہمارے دروازے پر آیا۔ میں وہاں کھڑا تھا۔ اندر کمرے میں صرف حضرت صاحب تھے۔ میں نے اس کتے کو اشارہ کیا اور کہا ٹیپو، ٹیپو، ٹیپو! ۔ حضرت صاحب بڑے غصے سے باہر نکلے اور فرمایا: تمہیں شرم نہیں آتی کہ انگریز نے تو دشمنی کی وجہ سے اپنے کتوں کا نام ایک صادق مسلمان کے نام پر ٹیپو رکھ دیا ہے اور تم ان کی نقل کر کے کتے کو ٹیپو کہتے ہو۔ خبردار آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔"

حضور علیہ السلام کی بے پناہ دینی حمیت اور قومی غیرت کا یہ ایک عجیب پہلو ہے جو مندرجہ بالا دونوں واقعات سے ہمارے سامنے آتا ہے۔ ایک طرف ایک خادمہ کا یہ فعل تو آپ برداشت کر لیتے ہیں کہ وہ آپ کے نہایت محنت سے لکھے ہوئے مسودات کو جلا دیتی ہے جن پر خدا جانے کتنی راتوں اور کتنے دنوں کی محنت آپ نے کی ہو گی اور اس تکلیف اور مشقت کا بھی کچھ خیال نہیں کرتے جو اس کے نتیجہ میں آپ کو دوبارہ کرنی پڑی ہو گی لیکن ایک شہید مسلمان سلطان کا جس کے ساتھ سوائے اسلام کے آپ کا کوئی رشتہ نہ تھا۔ لاعلمی کی وجہ سے ایسا نام لینا جس سے اس کی تحقیر ہوتی تھی آپ سے برداشت نہ ہوا اور اپنے بیٹے کو جو ابھی بچہ ہی تھا نہایت سختی سے ڈانٹ دیا۔

یہی دینی حمیت تھی کہ صاحبزادہ مبارک احمد جو ابھی بالکل چھوٹے بچے تھے۔ اور قرآن کریم کے ادب واحترام کے بارے میں کچھ بھی نہ جانتے تھے۔ ان سے ایک ایسی بات ہو گئی جو حضور کے نزدیک قرآن کریم کے ادب کے خلاف تھی، حضور کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اس بات کو برداشت نہ کر سکے اور مبارک احمد مرحوم کے شانے پر ایک تھپڑ مارا۔

یہ واقعہ اور بھی اہمیت اختیار کر جاتا ہے جب یہ بات مد نظر رکھی جائے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی 74'75 سالہ زندگی کے بارے میں سینکڑوں دوستوں اور دشمنوں نے اپنی چشم دید روایات بیان کی ہیں۔ ان میں مرد بھی شامل ہیں اور عورتیں بھی، بچے اور جوان بھی، ادھیڑ عمر اور بوڑھے بھی۔ ان میں احمدی بھی ہیں غیر احمدی مسلمان بھی۔ ہندو، سکھ اور عیسائی بھی۔ عوام الناس بھی ہیں اور اپنے زمانہ کے بڑے لوگ بھی۔ ان میں حضور پر جان قربان کرنے کا عزم رکھنے والے بھی شامل ہیں اور حضور کی جان لینے کو کارِ ثواب سمجھنے والے بھی۔ لیکن ان ساری روایات میں صرف یہی ایک روایت ملتی ہے جس میں یہ ذکر ہو کہ حضور نے کسی کو بدنی سزا دی ہے۔ وہ بھی کسی ذاتی قصور پر نہیں۔ قرآن کی بے ادبی پر اور وہ بھی اپنے بیٹے کو! اور وہ بھی ایسی عمر میں جو بالکل ناسمجھی کی عمر کہلاتی ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ.

حضور کے ایک خادم تھے۔ پیراں دِتہ ان کا نام تھا۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بالکل جاہل، اجڈ اور گنوار آدمی تھے۔ ان سے بے وقوفی کے اعمال کا سرزد ہونا ایک معمولی بات تھی اور وہ ہمیشہ اپنی بے وقوفی سے دوسروں کے معتوب ہوتے رہتے تھے۔ مگر حضور نے کبھی ان کو نہ ڈانٹا نہ دھمکایا۔ بلکہ فرماتے تھے کہ اہل الجنۃ میں سے ہے۔

پیراں دِتہ کے حضور کی خدمت میں آنے کا واقعہ بھی عجیب رنگ رکھتا ہے۔ یہ کانگڑہ کے پہاڑی علاقہ کے کسی گاؤں کے رہنے والے تھے۔ بیمار ہو گئے۔ اور بیماری اتنی بڑھی کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوا۔ کسی ذریعہ سے ان کے عزیزوں کو حضور کا علم ہوا کہ آپ علاج بھی کرتے ہیں۔ ان کے عزیز ان کو لے کر قادیان حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت ان کی حالت بیماری کے باعث ایسی ہو چکی تھی کہ بظاہر ان کی زندگی کی امید نہ تھی۔ ان کے عزیزوں نے سوچا کہ اب انہوں نے کون سا زندہ رہنا ہے۔ چنانچہ وہ انہیں حضور کے پاس چھوڑ کر خود بغیر بتائے واپس اپنے وطن چلے گئے۔ یہ حضور کے دعویٰ سے قبل کی بات ہے۔ حضور نے ان کی تیمارداری کی۔ ان کی غذا اور دوا کا خیال کیا اور اللہ نے رحم فرمایا اور یہ تندرست ہو گئے۔ تندرست ہونے کے بعد بھی یہ حضور کی خدمت میں رہے۔ ایک عرصہ گزرنے کے بعد ہوتے ہوتے یہ خبر ان کے عزیزوں تک بھی پہنچ گئی اور وہ انہیں لینے کے لئے قادیان آموجود ہوئے۔ اور ان کو وطن واپس چلنے کے لئے کہا۔ مگر پیراں دتا راضی نہ ہوئے۔ انہوں نے بہت زور دیا۔ رشتہ داری کے واسطے دئے۔ لیکن پیراں دتا مرحوم نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ تم تو مجھے مردہ سمجھ کر پھینک کر چلے گئے تھے۔ اب میرے ماں باپ ہیں تو مرزا صاحب ہیں اور عزیز ہیں تو مرزا صاحب۔ اب میں ساری زندگی ان کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔ چنانچہ ساری زندگی حضور کے قدموں میں گزار دی اور حضور کی زندگی میں ہی ان کا انتقال ہوا۔

مریدوں سے شفقت

حضرت صاحبزادہ سراج الحق صاحب ایک بظاہر معمولی اور سادہ سے واقعہ کا تذکرہ کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔ ایک بار ایک بیمار کا حال بتانے کے لئے وہ رات ایک بجے کے قریب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مکان کے سب دروازے بند اور لوگوں کو سوتے پایا۔ میں نے ایک آواز بڑے زور سے گھبراہٹ میں دی۔ تو پہلے جو بولے تو حضرت بولے کہ: "صاحبزادہ صاحب ہیں!.......... اندر آؤ"۔ اور ایک خادمہ سے فرمایا: "جلدی دروازہ کھول دو ثواب ہوگا"۔

صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں:

"رات ایک بجنے کے قریب ہے۔ نیند کا، آرام کا وقت ہے۔ خاکسار کا سخت آواز سے پکارنا۔ جواب میں حضور کا نہایت نرم آواز سے دریافت حال فرمانا اور ایک خادمہ کو جو اسی کام اور خدمت کے لئے رکھی گئی ہے فرمانا "دروازہ کھول دو ثواب ہوگا" آپ مرشد اور مسیح موعود ہی نہیں بلکہ جری اللہ فی حلل الانبیاء اور رئیس ابن رئیس اور امیر ابن امیر۔ دونوں حیثیتیں ایک سے ایک بڑھی ہوئی اور پھر یہ نرمی اور عاجزی اور مسکینی.......... میں خود پیرزادہ ہوں اور کئی ہزار کا پیشوا اور راہ نما۔ لاکھوں معتقد ہیں۔ سب کچھ ہے۔ مجھ سے زیادہ اس کام کا رازدار اور جاننے والا کون ہوگا۔ امامِ اعظم سے میرے تک نسلاً بعد نسلٍ پیر ہوتے چلے آئے ہیں۔ پھر کوئی بات تو ہے جو میرے جیسے انسان کو اس باخدا انسان کی طرف کھینچ لائی ہے۔ اے احمد قادیانی! تجھ پر اور تیرے متبوع محمد مدنی پر لاکھوں کروڑوں سلام!"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ.

اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا نورالدین صاحب اپنے علم و فضل اور تقویٰ و طہارت اور توکل علی اللہ اور اطاعت مسیح موعود علیہ السلام میں ایسا مقام رکھتے ہیں جو عدیم المثال ہے۔ حضور آپ سے بہت محبت کرتے اور آپ کے دل میں حضرت مولوی صاحب کی بہت قدر تھی۔ اسی محبت کا نتیجہ تھا کہ حضور نے آپ کے بارے میں فرمایا:

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پراز نوریقیں بودے

ایک اور جگہ آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ وہ میری اس طرح پیروی کرتے ہیں جس طرح انسان کی نبض اس کے دل کی پیروی کرتی ہے۔ حضور نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ میں دعا کرتا تھا کہ اللہ مجھے ایسا مددگار عطا کرے جو میرے ساتھ ہو کر دین کا کام کرے۔ فرماتے ہیں کہ جب میں نے نورالدین کو دیکھا تو میرے دل نے پکارا کہ: "ھٰذا دُعائِی"۔ یہ میری دعاؤں کی قبولیت کا ثمر ہے۔

لیکن جب حضور نے حضرت مولوی صاحب سے بھی ایک ایسی بات دیکھی جو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق نہ تھی تو حضور نے فوراً آپ کو اس طرف توجہ دلائی۔ بات یہ تھی کہ کسی دوست نے حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ سے اپنی جائیداد آپ کے پاس رہن رکھ کر پانچ سو روپے کی رقم بطور قرض لی تھی اور حضرت مولوی صاحب نے بغیر قانونی کارروائی کی تکمیل کئے یہ رقم مقروض دوست کو دے دی تھی۔ یہ ایک عام طریق ہے اور اب بھی لوگ اس طرح کرتے ہیں۔ دوستوں سے قرض لیتے اور دیتے ہیں مگر نہ تو رسید لیتے ہیں نہ کوئی اور لکھا پڑھی کرتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات بعد میں جھگڑے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور رقم بھی ضائع ہوتی ہے۔ اور دوستانہ تعلقات بھی بگڑ جاتے ہیں۔ یہی اس موقعہ پر ہوا۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب بیان فرماتے ہیں:

"ہم نے ایک دفعہ پانسو روپیہ دیا اور جائیداد کی رجسٹری نہ کرائی۔ چنانچہ وہ روپیہ بھی واپس نہ ملا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ نورالدین نے دو گناہ کئے۔ ایک تو یہ کہ اللہ کے حکم کے مطابق وہ رجسٹری داخل خارج نہ کرائی۔ دوم اپنے تساہل سے دوسرے کو گناہ کا موقع دیا۔ انہیں شاید پانچ سو روپے کی فکر ہے اور مجھے اس بات کی کہ یہی پانچ سو روپے گناہ کا کفارہ ہو جائے۔ کسی اور شامت میں مبتلا نہ ہوں۔"

حضور کی یہی توجہ تھی جس نے حضرت مولوی صاحب کی نیکی اور تقویٰ وہ کو جلا بخشی کہ آپ حضور کی نیابت کے عدیم النظیر مقام کو پہنچے۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی آپ کے تقویٰ کے بارے میں ایک روایت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

قادیان کے ایک احمدی دوست نے متعدد احمدی احباب کی دعوت کی۔ .... (دعوت کے بعد) قیام گاہ کی طرف واپس آتے ہوئے راستہ میں ایک مکان پر سرکنڈوں کا چھپر تھا۔ اس چھپر سے .... ایک سرکنڈے سے مولوی حسن علی صاحب (آپ بہار کے رہنے والے تھے۔ احمدی ہونے سے پہلے سارے ہندوستان میں ایک بڑے مسلمان مشنری یا واعظ کی حیثیت سے جانے جاتے تھے) نے دانتوں کے خلال کے لئے ایک تنکا توڑ لیا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے اس پر مولوی حسن علی صاحب کو فرمایا:

"مولوی صاحب حضرت مرزا صاحب کی صحبت کا اثر میرے قلب پر بلحاظ تقویٰ اس قدر پڑا ہے کہ جس تنکے کو آپ نے توڑا ہے میرا قلب اس کے لئے ہرگز جرأت نہیں کر سکتا۔"

حضرت مسیح موعودؑ غیروں کی نظر میں

کسی کی سیرت یا اخلاق کے بارے میں جاننے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ دیکھا جائے کہ اس شخصیت کے بارے میں دوسرے کیا کہتے ہیں۔ اس پہلو سے جب ہم حضور کی زندگی کے حالات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں بے شمار ایسے مواقع ملتے ہیں جن میں حضور کے عزیزوں نے، دوستوں اور مریدوں نے، مخالفوں اور دشمنوں نے یا غیر جانبدار لوگوں نے حضور کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔

حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق نعمانی رضی اللہ عنہ ایک معزز سکھ زمیندار جو اپنے گاؤں کے نمبردار بھی تھے اور حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب سے تعلق رکھتے تھے، کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ یہ دوست ایک بار حضور سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کو بھی ان کے آنے کا علم ہو گیا۔ حضور سے ملاقات کے بعد صاحبزادہ صاحب ان کو اپنے گھر لے گئے اور حضور کے بارے میں دریافت کیا: وہ کہنے لگے:

"میں کیا کیا باتیں مرزا جی کی سناؤں۔ ایک دفتر لکھنے کو چاہئے۔ .... میں نے ان کو گود کھلایا ہے۔ جب سے اس نے ہوش سنبھالا ہے نیک رہا۔ .... شرارت، فساد، جھوٹ، گالی کبھی اس میں نہیں دیکھی۔ .... آپ کے والد مجھے کہتے۔ نمبردار! جاؤ غلام احمد کو بلا لاؤ۔ .... میں جاتا بلا لاتا۔ والد کا حکم سن کر اسی وقت آجاتے اور چپ چاپ بیٹھ جاتے اور نیچی نگاہ رکھتے۔ .... (والد صاحب جب بات کر لیتے تو ان کی اجازت سے چلے جاتے۔ جب یہ چلے جاتے تو والد صاحب ہم سے کہتے) .... ہمارے بعد یہ کس طرح زندگی بسر کرے گا۔ ہے تو یہ نیک صالح .... پھر آبدیدہ ہو کر کہتے جو حال پاکیزہ غلام احمد کا ہے وہ ہمارا کہاں ہے۔ یہ شخص زمینی نہیں آسمانی ہے۔ یہ آدمی نہیں فرشتہ ہے۔ یہ بات کہہ کر وہ بوڑھا سردار چشم پر آب ہو گیا۔ کہنے لگا۔ اب مرزا غلام مرتضٰی زندہ ہوتا اور اس کا یہ عروج اور ترقی دیکھتا کہ دنیا کے عقلمند اور مولوی ملا اس کے در کے محتاج ہیں اور خدا نے اس کو وہ مرتبہ دیا۔ اور اپنا وہ جلوہ قدرت کا دکھایا کہ سب کی عقل اور علم اس کے آگے ہیچ ہیں۔"

صاحبزادہ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اپنی طرف سے نہ کچھ گھٹایا نہ بڑھایا۔ صرف اس کی زبان پنجابی کا ترجمہ کیا ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک اور واقعہ بھی لکھا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

"میں دارالامان سے بٹالہ کسی کام کو گیا۔ .... واپس قادیان کو آتے ہوئے یکہ میں ایک ہندو بھی سوار ہو لیا۔ وہ بھی قادیان کو آتا تھا۔ لیکن اس کو کسی دوسرے گاؤں جانا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو جانتے ہو۔ اس نے کہا میں خوب جانتا ہوں اور تم سے زیادہ واقف ہوں .... میں نے بچپن سے مرزا غلام احمد کو دیکھا ہے .... میں اور وہ ہم عمر ہیں اور قادیان میرا آنا جانا ہمیشہ رہتا ہے۔ اور اب بھی دیکھتا ہوں۔ جیسی عمدہ عادات اب ہیں ایسی نیک خصلتیں اور عادات پہلے تھیں۔ اب بھی وہی ہیں۔ سچا، امانتدار، نیک۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ پرمیشور مرزا صاحب کی شکل اختیار کر کے زمین پر اتر آیا ہے اور پرمیشور اپنے جلوے دکھا رہا ہے۔"

حضور کو گودوں کھلانے والے ایک معزز دوست اور حضور کے ایک ہم عمر کی باتیں آپ نے سنی ہیں۔ اب حضور کے ایک ہم مکتب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی رائے پیش ہے۔ آپ حضور کی کتاب براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مؤلف کے حالات و خیالات سے جس قدر ہم واقف ہیں ہمارے معاصرین سے ایسے واقف کم نکلیں گے .... ہمارے ہم وطن بلکہ اوائل عمر کے ہمارے ہم مکتب ہیں۔"

آگے جا کر براہین احمدیہ کو ایک ایسی کتاب قرار دیتے ہوئے "جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی" حضور کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی، جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔"

یہ تو مکرم مولوی صاحب کی اس وقت کی رائے ہے جب ابھی مولوی صاحب نے حضور کی مخالفت شروع نہیں کی تھی۔ بعد میں مولوی صاحب موصوف اول المکفرین بنے اور حضور کے شدید مخالف ہو گئے اور دشمنی میں اسقدر بڑھ گئے کہ عیسائیوں کی طرف سے حضور کے خلاف قائم ہونے والے مقدمہ قتل میں عیسائیوں کے پوری طرح معاون رہے۔ لیکن ان حالات میں بھی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی روایت کرتے ہیں کہ:

"میں نے خود مولوی محمد حسین صاحب سے نہ ایک مرتبہ بلکہ متعدد مرتبہ سنا۔ وہ کہا کرتے تھے: تم مرزا کو نہیں جانتے۔ میں اب بھی ان کو جو کچھ کہوں گا کرالوں گا۔ یہ مخالفت اور رنگ کی ہے۔"

مولوی صاحب تو شاید اس بات کو اپنا کمال سمجھتے تھے کہ حضور ان کی بات مان لیتے ہیں۔ حقیقت یہ تھی کہ حضور کی طبیعت میں وفا کا مادہ اتنا تھا کہ جب ایک بار کسی سے تعلق ہو گیا تو پھر کچھ بھی ہو جائے، حضور ہر حال میں اس تعلق کو نبھاتے تھے۔ حضور نے مولوی صاحب کے ساتھ بھی اس تعلق کو آخر تک قائم رکھا۔ اور باوجود مولوی صاحب کی طرف سے ہر قسم کی مخالفت اور عناد کے قائم رکھا۔ اگر کبھی ان تعلقات میں رخنہ پڑا تو وہ خود مولوی صاحب کی طرف سے پڑا۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب لکھتے ہیں۔

"حضور کے زمانہ کے آخری ایام کی بات ہے۔ مولوی صاحب کے حالات ایسے ہو گئے تھے کہ کوئی کاتب ان کے رسالہ کو لکھنے کو تیار نہ ہوتا تھا اور چھپوانا تو اور بھی مشکل تھا۔ انہوں نے اپنے ہم مسلک اہل حدیث عالم جن کا اپنا پریس بھی تھا کو اس سلسلے میں مدد کے لئے لکھا۔ مولوی صاحب نے اجرت کی ادائیگی کی شرط پر حامی بھی بھری لیکن مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے لئے یہ شرط پوری کرنا ممکن نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے حضرت شیخ صاحب کو پیغام بھیجا کہ حضور سے عرض کریں کہ اپنے کاتب سے ان کا کام کرا دیں۔ شیخ صاحب کے عرض کرنے پر حضور نے بلا توقف فرمایا:

"ان کو کہہ دو کہ وہ اپنی کاپیاں اور مضمون لے کر آجاویں۔ میں اپنا کام بند کر کے ان کا کام کرا دوں گا خواہ وہ میری مخالفت ہی میں ہو۔"

لالہ ملاوامل صاحب کے نام سے جماعت کے اکثر احباب واقف ہیں۔ حضور نے اپنی کتابوں میں بہت مرتبہ ان کا ذکر کیا ہے اور اپنے نشانوں کے پورا ہونے کے لئے ان کو گواہ ٹھہرایا ہے۔ اپنی جوانی کے زمانہ میں وہ حضور کی خدمت میں اکثر حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ لالہ صاحب تپ دق کے مرض سے بیمار ہو گئے اور حالت مایوسی کی ہو گئی اور اسی مایوسی اور بے چینی کی حالت میں حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر بہت آہ وزاری کی اور دعا کی درخواست کی۔ حضور کو ان کی حالت دیکھ کر رحم آیا اور آپ نے خاص توجہ سے ان کے لئے دعا کی جو اللہ نے قبول فرمائی اور الہام ہوا۔ "یَا نَارُ کُوْنِی بَرْدًا وَّسَلَامًا" کہ اے بیماری کی آگ تو اس نوجوان پر ٹھنڈی ہو جا۔ اس کے لئے حفاظت اور سلامتی کا موجب بن جا" لالہ صاحب اس کے بعد بہت جلد اس خطرناک مرض سے شفایاب ہو گئے اور سو سال سے زیادہ عمر پا کر 1951-1952ء میں قادیان میں وفات پائی۔

ان لالہ ملاوامل صاحب پر حضور کی نیکی، تقویٰ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کا اتنا گہرا اثر تھا کہ 1947ء میں جب قادیان اور اس کے نواح میں شدید فسادات ہوئے اور ہندوؤں اور سکھوں کے ہاتھوں بہت سے بے گناہ مسلمان مرد، عورتیں اور بچے جن میں کچھ احمدی تھے مارے گئے اور خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سمیت جماعت کی اکثریت کو پاکستان کی طرف ہجرت کرنا پڑی اور قادیان میں تین سو سے کچھ اوپر درویشان ہی رہ گئے۔ تو اس وقت لالہ ملاوامل صاحب نے اپنے بیٹے لالہ دِتارام کو خاص طور پر نصیحت کی:

"دیکھو تم ہرگز احمدیوں کی مخالفت نہ کرنا۔ کیونکہ مرزا صاحب نے پیشگوئی کی ہوئی ہے کہ ان کی جماعت قادیان پھر واپس آئے گی اور میں دیکھ چکا ہوں کہ جو بات مرزا صاحب کہا کرتے تھے وہ پوری ہو جایا کرتی تھی۔"

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اولیاء اللہ کو جو بڑی اور اعلیٰ درجہ کی کرامت دی جاتی ہے وہ یہی ہے کہ ان کے تمام حواس اور عقل اور فہم اور قیاس میں نور رکھا جاتا ہے اور ان کی قوت کشفی نور کے پانیوں سے ایسی صفائی حاصل کرلیتی ہے کہ جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز – فرمودہ ۲۰؍ستمبر ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۰؍تبوک ۱۳۸۱ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْلَكُمْ . وَاللّٰهُ غَفُوْرٌرَّحِيْمٌ﴾(سورة الحديد:۲۹)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے دُہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایک نور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم چلو گے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت عمر بن عبسۃؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جاتا ہے تو یہ بڑھاپا اُس کے لئے قیامت کے روز نُور بن جائے گا۔(ترمذی، کتاب فضائل الجہاد)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اے ایمان لانے والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اِتّقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیر میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہیں نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں تمہارے قویٰ کی راہیں تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔..........

بڑی اور اعلیٰ درجہ کی کرامت جو اَولیاء اللہ کو دی جاتی ہے۔ جن کو تقویٰ میں کمال ہوتا ہے، وہ یہی دی جاتی ہے کہ ان کے تمام حواس اور عقل اور فہم اور قیاس میں نور رکھا جاتا ہے اور ان کی قوّت کشفی نور کے پانیوں سے ایسی صفائی حاصل کرلیتی ہے کہ جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی۔ ان کے حواس نہایت باریک بین ہو جاتے ہیں اور معارف اور دقائق کے پاک چشمے اُن پر کھولے جاتے ہیں اور فیض سائغ ربانی اُن کے رگ وریشہ میں خون کی طرح جاری ہو جاتا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۱۷۷ تا ۱۷۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں: "مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہوگا جس نے وہ زندہ اور حقیقی نور اس دنیا میں حاصل کرلیا ہے جو انسان کے منہ کو اس کے تمام قوتوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف پھیر دیتا ہے اور جس سے اس سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو کر انسانی روح میں ایک سچی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ زندہ اور حقیقی نور کیا چیز ہے؟ وہی خداداد طاقت ہے جس کا نام یقین اور معرفتِ تامہ ہے۔ یہ وہی طاقت ہے جو اپنے زور آور ہاتھ سے ایک خوفناک اور تاریک گڑھے سے انسان کو باہر لاتی اور نہایت روشن اور پُرامن فضا میں بٹھا دیتی ہے اور قبل اس کے جو یہ روشنی حاصل ہو تمام اعمالِ صالحہ رسم اور عادت کے رنگ میں ہوتے ہیں اور اس صورت میں ادنیٰ ادنیٰ ابتلاؤں کے وقت انسان ٹھوکر کھا سکتا ہے۔" (روحانی خزائن۔ جلد ۱۳، ایام الصلح صفحہ ۲۴۵، ۲۴۶)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام میں سے چند اشعار کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: "اس احمد آخر زماں کے نُور سے لوگوں کے دل آفتاب سے زیادہ روشن ہو گئے۔ وہ تمام بنی آدم سے بڑھ کر صاحب جمال ہے اور آب و تاب میں موتیوں سے بھی زیادہ روشن ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ وہ آنکھوں کا نُور ہے۔ اُس کی محبت کا اثر چمکدار سورج کی مانند ہے۔ وہ چہرہ روشن ہو گیا جس نے اُس سے روگردانی نہ کی۔ وہ کامیاب ہو گیا جس نے اس کا دروازہ پکڑ لیا۔

(دیباچہ براہین احمدیہ۔ حصہ اوّل)

فارسی منظوم اشعار میں یہ بھی ہے:

جب سے مجھے رسول پاک کا نُور دکھایا گیا تب سے اس کا عشق میرے دل میں یوں جوش مارتا ہے جیسے آبشار میں سے پانی۔ اے نبی اللہ کفر اور شرک سے دنیا اندھیر ہو گئی۔ اب وقت آگیا ہے کہ تُو اپنا سورج کی مانند چہرہ ظاہر کرے۔ اے میرے دلبر! مَیں انوارِ الٰہی تیری ذات میں دیکھتا ہوں اور ہر عقلمند دل کو تیرے عشق میں سرشار پاتا ہوں۔(آئینہ کمالات اسلام)

الہام ہے: "اِنِّی مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاُفْطِرُ اَصُوْمُ وَاَلُوْمُ مَنْ يَّلُوْمُ . وَاُعْطِيْكَ مَا يَدُوْمُ . وَاَجْعَلُ لَكَ اَنْوَارَ الْقُدُوْمِ . وَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ اِلَى الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ . اِنِّی اَنَا الصَّاعِقَةُ وَاِنِّی اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوْاللُّطْفِ وَالنَّدٰى".

ترجمہ: مَیں اس رسول کے سامنے کھڑا ہوں گا اور افطار کروں گا۔ اور روزہ بھی رکھوں گا۔ اور اس کو ملامت کروں گا جو ملامت کرتا ہے اور تجھے وہ نعمت دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔ اور اپنی تجلّی کے نور تجھ میں رکھ دوں گا۔ اور مَیں اس زمین سے وقتِ مقدر تک علیحدہ نہیں ہوں گا یعنی میری قہری تجلّی میں فرق نہ آئے گا۔ مَیں صاعقہ ہوں اور مَیں رحمان ہوں۔ صاحبِ لطف اور بخشش"۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۷)

"اُصَلِّی وَاَصُوْمُ ، اَسْهَرُ وَاَنَامُ . وَاَجْعَلُ لَكَ اَنْوَارَ الْقُدُوْمِ . وَاُعْطِيْكَ مَايَدُوْمُ . اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا". (الحکم جلد ۷ نمبر ۵ بتاریخ ۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲)۔ مَیں (تجھ پر) خاص رحمتیں نازل کروں گا اور عام لوگوں سے اپنے عذاب کو روک لوں گا۔ مَیں چشم نمائی بھی کروں گا اور چشم پوشی بھی۔ اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا۔ اور وہ چیز تجھے دوں گا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔ خدا ان کے ساتھ ہوگا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۲۔ اور ۱۰۳)

الہام مارچ ۱۹۰۶ء: "خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلے کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقے کے لوگ غالب کرے گا۔ اور میرے فرقے کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کردیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمے سے پانی پیئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا.......... سوائے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا"۔

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۰، ۲۱)

جماعت احمدیہ سویڈن کے

گیارھویں جلسہ سالانہ کامیاب انعقاد

(رپوٹ: آغا یحییٰ خان مبلغ سلسلہ سویڈن)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی کا ایک روشن نشان ہے۔ وہ عظیم الشان روحانی اجتماع جس کی بنیاد حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پاک ہاتھوں نے 1891ء میں رکھی جس میں 75 مخلصینِ جماعت نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ جلسہ سالانہ اپنی کروڑوں برکتوں کے ساتھ پھیلتا جارہا ہے۔ یہ جلسہ صرف قادیان دارلامان تک ہی محدود نہیں رہابلکہ اس کا سلسلہ ساری دنیامیں پھیل چکاہے اور ہر ملک میں الگ الگ جلسے ہورہے ہیں۔ اسی بابرکت جلسہ سالانہ کی اقتداء میں جماعت احمدیہ سویڈن نے بھی امسال اپنے گیارھویں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی سعادت حاصل کی۔

امسال جماعت احمدیہ سویڈن کو مورخہ 31اگست اور یکم ستمبر کو دو روزہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ مکرم عبد اللطیف انور صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ سویڈن نے مکرم مامون الرشید صاحب کوافسر جلسہ سالانہ اور خاکسار آغا یحییٰ خان کو افسر جلسہ گاہ مقرر فرمایا۔ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے اپنی ٹیم ترتیب دینے کے بعد میٹنگز شروع کر دیں اور بہت محنت سے جلسہ کی تیاری شروع کردی۔

جلسہ کے جملہ انتظامات کو مختلف شعبوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جلسہ سالانہ سے دو ہفتے قبل، معززین شہر کو خصوصی دعوت نامے مکرم امیر صاحب کی طرف سے بھیجے گئے جن میں ملک کی سیاسی شخصیات، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے بااثر لوگ شامل ہیں۔ اسکے علاوہ پریس سے رابطہ کیا گیا ان کو جماعت کا تعارف بھیجا گیا اور شمولیت کی دعوت دی گئی۔

جماعت احمدیہ سویڈن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مسجد ناصر کی تعمیر نو کی توفیق دی ہے، اس لئے مسجد کی وسعت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہی فیصلہ کیا گیا کہ جلسہ مسجد میں ہی منعقد کیا جائے جس کے لئے مردانہ جلسہ گاہ نچلی منزل پر اور زنانہ جلسہ گاہ مسجد کی اوپر والی منزل پر مقرر ہوا۔ دونوں جلسہ گاہوں کو بڑی محنت سے، عمدگی اور خوبصورتی سے سجایا گیا۔ جلسہ گاہ کے باہر مسجد کے احاطہ میں دو پولز جماعت احمدیہ اور سویڈن کے جھنڈے لہرانے کے لئے لگائے گئے۔ متعدد وقارِ عمل کر کے مسجد کے اندرونی اور بیرونی حصوں کی اچھی طرح صفائی کی گئی اور مسجد کے اندرونی حصوں میں مختلف بینرز لگائے گئے۔ سمعی بصری کی ٹیم نے مل کر یہ انتظام کیا تھا کہ مردانہ جلسہ گاہ کی ساری کارروائی زنانہ جلسہ گاہ میں بھی TV کے ذریعے براہ راست دیکھی جا سکے۔ جلسہ سالانہ کا پروگرام پہلے سے شائع کر کے جماعتوں کو اور شہر کے معززین کو بھی بھجوادیا گیا۔

رہائش

جلسہ میں تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے مقامی احبابِ جماعت کے گھروں میں انتظام کیا گیا اور کچھ احباب کی رہائش کا انتظام مشن ہاؤس میں کیا گیا۔ جلسہ کے انعقاد سے دو دن قبل ہمسایہ ممالک سے مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی۔ ہمارے اس جلسہ میں اللہ کے فضل سے ڈنمارک، ناروے، انگلستان، فرانس اور کینیڈا سے احبابِ جماعت نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ ہمارے اس جلسہ کے مہمانِ خصوصی مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخِ احمدیت تھے اور لندن سے مکرم مولانا اخلاق احمد انجم صاحب کو مدعو کیا گیا۔

افتتاح

حسبِ پروگرام جلسہ کا آغاز ٹھیک ساڑھے تین بجے سہ پہر لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب سے ہوا۔ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخِ احمدیت نے جماعت احمدیہ کا جھنڈا لہرایا اور مکرم امیر صاحب سویڈن نے سویڈن کا نیشنل جھنڈا لہرا یا۔ اس موقع پر سویڈن کی سب سے زیادہ اشاعت والے اخبار GP کی نمائندہ اور فوٹوگرافر بھی موجود تھے جنوں نے اس تقریب کو کیمرے کی آنکھ میں محفوظ کیا۔ اس کے بعد تمام احباب جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔

ہمارے جلسے کے پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور پھر نظم کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب نے سیرت حضرت مسیح، موعود علیہ السلام کے موضوع پر حاضرین کو خطاب فرمایا۔ آپ کے بعد مکرم مقصود احمد باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ ڈنمارک نے خدمتِ قرآن اور مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ سلسلہ نے نظامِ خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں اور مکرم طارق سلیم چوہان صاحب نے سویڈش میں تقریر کی اور آخر پر مہمانِ خصوصی مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے محاسنِ اسلام کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ یاد رہے تمام تقاریر کا ساتھ ساتھ سویڈش زبان میں ترجمہ بھی حاضرین کے لئے پیش کیا جاتا رہا۔

سوال وجواب

پہلے اجلاس کے اختتام پر ایک بہت ہی دلچسپ مجلسِ سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے آسان الفاظ میں جوابات دئے۔

دوسرا دن

ہمارے جلسے کے دوسرے دن کا آغاز باجماعت نمازِ تہجد سے ہوا جو خاکسار نے پڑھائی جس میں احباب کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ نمازِ فجر کے بعد مبلغ سلسلہ مکرم اخلاق احمد انجم صاحب نے درسِ ملفوظات دیا۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

دوسرے دن کا پہلا اجلاس حسبِ پروگرام ٹھیک ساڑھے دس بجے تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوا۔ یہ اجلاس مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سویڈن کی زیر صدارت ہوا اور نظم کے بعد خاکسار نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر اور مکرم اخلاق احمد انجم صاحب مبلغ سلسلہ نے مذہبی رواداری کے موضوع پر تقاریر کیں اور آخر پر مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے "دنیا کا امن اسلام سے وابسطہ ہے" کے موضوع پر بہت پُرمعارف خطاب فرمایا۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس

حسبِ پروگرام ہمارے جلسے کے دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز عین وقت پر تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا کمال یوسف صاحب نے کی۔ یہ اجلاس مکمل طور پر سویڈش زبان میں تھا۔ نظم کے بعد مکرم کمال یوسف صاحب نے سویڈش زبان میں جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف کرایا۔ اس اجلاس میں سویڈن کی علمی اور سیاسی شخصیات بھی موجود تھیں۔ اس کے بعد محترمہ سعیدہ طارق صاحبہ (جو سویڈش ہیں) نے سویڈش زبان میں "اسلام میں عورت کا مقام" اور مکرم عبدالکریم لون صاحب نے "جماعت احمدیہ کی خدمتِ انسانیت" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ ان تقاریر کے بعد مکرم ملک نسیم صاحب نے معزز مہمانوں کا تعارف کرایا۔ جن میں خاص طور پر یورپین کمیونیٹی کی کمیٹی کے وائس پریزیڈنٹ روجر کیلف اور گوتھن برگ کے مئیر قابلِ ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کئی پارلیمنٹ ممبر شامل تھے۔ اس موقعہ پر سویڈن کے وزیر اعظم کا خیر سگالی کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا جو انھوں نے خاص طور پر ہمارے جلسہ کے لئے بھیجا تھا۔ اور اس کے علاوہ دو معروف سیاسی شخصیات کے بھی پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ بعدازاں معزز مہمانوں نے مختصراً شاندار الفاظ میں حضور انور اور جماعت احمدیہ کا ذکر کیا۔ اس موقع پر شہر کی پولیس کے چیف کو بھی دعوت دی گئی تھی جو کہ اس وقت جلسہ میں تشریف نہ لا سکے مگر جلسہ کے بعد خاص طور پر مسجد تشریف لائے اور مکرم امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انھیں جلسہ میں آنے کی دعوت دی گئی تھی مگر ملک میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے وہ جلسہ پر نہ آسکے۔ انہوں نے جماعت کا بہت ہی شاندار الفاظ میں ذکر کیا اور جماعت کے ساتھ اپنے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم امیر صاحب نے مہمانوں کو تحائف بھی پیش کئے۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں تمام شاملین کا شکریہ ادا کیا اور بہت سی دعاؤں کے ساتھ حاضرین کو رخصت کیا اور اس طرح الوداعی دعا کے ساتھ ہمارا یہ بابرکت جلسہ اختتام کو پہنچا۔

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836
London:	07900 254520
London:	07939 054424
London:	07956 849391
London:	07961 397839
High Wycombe:	01494 447355
Luton:	01582 484847
Birmingham:	0121 771 0215
Manchester:	0161 224 6434
Sheffield:	0114 296 2966
W.Yorkshire:	07971 532417
Edingburgh:	0131 229 3536
Glasgow:	0141 445 5586

EUROPE ENGINEER LIST	
France:	01 60 19 22 85
Germany:	08 25 71 694
Germany:	06 07 16 21 35
Italy:	02-35 57 570
Spain:	09 33 87 82 77
Holland:	02 91 73 94
Norway:	06 79 06 835
Denmark:	04 37 17 194
Sweden:	08 53 19 23 42
Switzerland:	01 38 15 710

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
EXPORT

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خطبہ جمعہ

ذکرِ الٰہی زبان پر بھی اور دل میں بھی بسا ہو پھر آپ خدا کی طرف بلانے والے ہوں تو آپ کی دعوت میں ایک عظیم شان پیدا ہو جائے گی۔ ایک ایسی قوت جاذبہ پیدا ہو جائے گی کہ کوئی دنیا کی طاقت اس کو ردّ نہیں کر سکے گی

ذکرِ الٰہی کی جان محبت ہے۔ نمازیں ذکر کا معراج ہیں۔ ذکرِ الٰہی کے لئے نماز ایک برتن ہے۔ اپنی نمازوں میں خدا کی یاد کا دودھ بھریں۔

فرنچ سپیکنگ احمدی اردو سیکھیں - جو انگریز ہیں ان کو بھی اردو سیکھنی چاہئے اور یہی خالص مقصد رہنا چاہئے کہ وقت کے امام کی زبان اردو ہے۔ اور اگر ہم اس میں مہارت حاصل کریں گے تو اپنی زبان میں دین کی بہتر خدمت کرسکیں گے -

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۵/ مارچ ۱۹۹۴ء بمطابق ۲۵/ امان ۱۳۷۳ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۔ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰۤئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ (سورة المنافقون آیت ۱۰)

ذکرِ الٰہی پر خطبات کا ایک سلسلہ چل رہا تھا جو بیچ میں بعض دوسرے موضوع پر خطبات کے نتیجہ سے منقطع ہوا تھا۔ اب اس کے غالباً تھوڑے حصے باقی ہونگے کیونکہ جو بھی مَیں نے اس کے نوٹس تیار کئے تھے ان پر مَیں نے نظر ڈالی ہے۔ اب غالباً ایک دو خطبوں کا مضمون اس سلسلے میں باقی ہوگا۔ ذکرِ الٰہی کا مضمون تو لامتناہی ہے مگر جن مختلف پہلوؤں سے جماعت کے سامنے اسے پیش کرنا چاہتا تھا وہ پہلو اب انشاء اللہ ایک دو خطبوں میں ختم ہو جائیں گے۔ پھر اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس عبارت سے مَیں نے یہ مضمون اخذ کیا تھا اس عبارت کا آخری جملہ جو ہے اس کی تشریح میں پھر مَیں انشاء اللہ تعالیٰ ایک نیا سلسلہ شروع کروں گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تمہیں اموال یا تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کریں۔ ﴿ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰۤئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ جو ایسا کرے گا وہ لوگ یقیناً گھاٹا پانے والے ہوں گے۔

پھر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا﴾ اس شخص سے تو منہ موڑ لے جو اللہ کی یاد سے غافل ہو گیا۔ ﴿ وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا﴾ اور دنیا کے سوا اس کی کوئی بھی خواہش نہیں (ارادہ کا لفظ استعمال ہوا ہے) مراد اس سے یہی ہے کہ اس کی مراد دنیا رہ گئی ہے۔ اس کے سوا اس کی کوئی مراد نہیں۔ ﴿ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ﴾ ان کے علم کا منتہیٰ یہ ہے۔ جو علم کی پونجی ان کی ہے بس یہی کچھ ہے کہ دنیا کمالو اور سب کچھ حاصل ہو گیا۔ ﴿ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ﴾ میں درحقیقت اس بات کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ تمام انسانی علوم جو خدا کی یاد سے غافل ہوں ان کے وہ تمام علوم تمام تر دنیا کمانے کے لئے خرچ ہوتے ہیں اور اس پہلو سے آپ غیر مذہبی دنیا کے حالات کا جائزہ لے کے دیکھیں تمام تر علوم دنیا کمانے کے لئے خادم بنائے گئے ہیں اور کوئی بھی ایسا علم نہیں جو انسان کو خدا کی طرف لے جانے میں مدد کرے۔ پس ﴿ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ﴾ میں یہ بتایا ہے کہ ان کے علوم کا منتہیٰ یہ ہے۔ جب یہ سائنسی تحقیقات کرتے ہیں تو ان کے پیچھے بھی دنیا کمانے کا کوئی مقصد ہوتا ہے اور بڑی بڑی کمپنیاں اربوں روپیہ اس بات پر خرچ کرتی ہیں کہ کوئی چیز نئی ان کے سامنے آئے اور وہ سارا Trade related ریسرچ پروگرام ہے۔ یعنی دوسری دنیا سے تجارتیں کرتے ہیں اس کو ٹریڈ (Trade) کہتے ہیں اور چونکہ ٹریڈ کے ذریعہ یہ بہت بڑی دنیا کی دولتیں کھینچتے ہیں اس لئے بہت بڑی بڑی ایجادات اسی مقصد سے ہیں کہ کسی طرح دنیا کمائی جائے۔ یہاں تک کہ اب بیماریوں میں بھی جتنی ایجادات ہیں ان کے تعلق میں جو ریسرچ ہو رہی ہے اس میں سے شاید ہی کوئی ایسی ہو جو مرض دور کرنے کی خاطر ہو۔ ورنہ اصل مقابلہ یہ ہے کہ کون پہلے ایسی دوا ایجاد کرے کہ جس کا کوئی مقابلہ دنیا میں نہ ہو اور تمام تر دنیا کی دولتیں ہم سمیٹ لیں۔ اگر یہ مقصد پیش نظر نہ ہوتا تو ایڈز (Aids) پر جو اب خرچ کرتے ہیں یہ بھی نہ کرتے۔ آخری مقصد ہر علم کا دنیا کمانا بنا ہوا ہے۔

(اس موقعہ پر کسی فنی خرابی کی وجہ سے چند جملے ریکارڈ نہیں ہو سکے۔)

﴿اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ﴾۔ علم کے تعلق سے یہاں اَعْلَمْ کا لفظ بولا گیا۔ یعنی ان کے علم کا تو یہ حال ہے۔ اللہ کے علم میں بہت باتیں ہیں اور اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے اس شخص کو جو اپنی راہ سے بھٹک گیا ہو۔ ﴿وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى﴾ اور اس کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت کے رستے پر ہو۔ تو مراد ہے یہ ضالین لوگ ہیں، گمراہ ہیں، رستے سے ہٹے ہوئے ہیں، ان کو اپنی بھی خبر نہیں ہے۔ جو علم تھا وہ دنیا کا نوکر کر دیا۔ اس لئے ان آیات میں ﴿فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ﴾ کا مضمون کھول دیا گیا ہے کہ کیوں ان سے کنارہ کش ہو۔

قرآن کریم نے پہلے فرمایا، جیسا کہ مَیں نے آپ کے سامنے تلاوت کی تھی، کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کریں۔ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اولاد زیادہ اہمیت رکھتی ہے، اموال کا ذکر پہلے کیوں فرمادیا۔ تو اس دوسری آیت نے اس راز سے پردہ اٹھا دیا کہ انسان کی زیادہ تر جدوجہد اموال کمانے میں ہے اور اولاد، اموال کے مقابل پر ایک ثانوی حیثیت اختیار کر جاتی ہے۔ جتنا انسان کے ذہن میں اموال گھوم رہے ہیں اس سے بہت کم اولاد گھومتی ہے۔ لیکن بعض صورتوں میں بعض لوگ اولاد پرست بھی ہوتے ہیں اس لئے وہ بہرحال استثناء ہیں۔ ان کے ذہن میں ہر وقت اولاد کا تصور گھوم رہا ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا پر نظر ڈال کر دیکھ لیں اب تو مال کی محبت اتنی بڑھ چکی ہے کہ ساری دنیا میں آپ کو زیادہ تر لوگ مال کی محبت میں اتنا گم دکھائی دیں گے کہ اولاد کی ہوش نہیں رہتی۔ مجھ سے جو لوگ ملنے آتے ہیں بعض دفعہ مَیں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ کیا کر رہے ہیں اور بیگم سے پوچھتا ہوں کہ آپ کیا کر رہی ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ دونوں کما رہے ہیں۔ اور بعض دفعہ یہ مجبوری کے پیش نظر ہوتا ہے۔ بعض غریب لوگ آتے ہیں انہوں نے قرضے اٹھائے ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنی حالت ہی کو درست نہیں کرنا بلکہ پچھلے رشتہ داروں کی بھی مدد کرنی ہے اس لئے وہاں یہ بات قابل فہم ہے۔ وہاں ایک اعلیٰ مقصد ہے جس کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ دنیا کمانے پر مجبور ہیں۔ لیکن مَیں ان کی بات نہیں کر رہا، ایسے لوگوں کی بات کر رہا ہوں جن میں سے ہر ایک اپنی ذات میں اتنا مستغنی ہے یعنی اتنا خدا تعالیٰ کے فضل سے دولت کماتا ہے اور رکھتا ہے کہ اولاد کو ترک کر دینا اس کی کوئی مجبوری نہیں ہے۔ لیکن جب مَیں پوچھتا ہوں کہ

بچوں کا کیا کرتے ہیں؟ تو جی بچوں کے لئے ہم نے بے بی سٹر (Baby Sitter) رکھا ہوا ہے۔ اب جس کے بچے بے بی سٹر (Baby Sitter) کے سپرد ہو جائیں اور وہ آپ دنیا کی دولت کے سپرد ہو جائے اس بے چارے کی اولاد کا کیا بنے گا۔

ایک دفعہ مجھے مشرق وسطی سے ایک فون آیا کہ جی میں ایک کام کرتی ہوں سنا ہے آپ ناراض ہیں۔ مَیں نے کہا تمہارا نام لے کے تو ناراض نہیں ہوں مگر تمہارے حالات میں جانتا ہوں، تمہارا خاوند اچھا بھلا کماتا ہے، تمہیں خدا نے بہت پیاری اولاد بخشی ہے تو کیوں تم اس کو چھوڑ کر دنیا کے پیچھے بھاگ رہی ہو۔ اس نے کہا مَیں وعدہ کرتی ہوں آئندہ ایسا نہیں کروں گی۔ تو دنیا سے جو وسیع تعلق ہے خلافت کا اس کے نتیجے میں ساری دنیا ایک خاندان کی طرح بنی ہوئی ہے اور سب بے تکلف بات کرتے ہیں اور باتیں پہنچاتے ہیں۔ اسی لئے ان امور پر جتنی نظر خلیفۂ وقت کی ہو سکتی ہے، خواہ کوئی بھی خلیفہ ہو بعد میں آنے والا یا پہلے گزرا ہوا، اتنی دنیا میں کسی اور منصب کو یہ معلومات نصیب نہیں ہوتیں کیونکہ وہ ایک ذاتی تعلق سے جستجو بھی کرتا ہے اور لوگ از خود بھی اس تک اپنے حالات پہنچاتے ہیں۔ ان کی روشنی میں وہ انسانی نفسیات سے تعلق رکھنے والے مسائل جو شاید بعض دوسروں کے لئے حل کرنا دوبھر ہوں، ان پر مشکل ہوں، لیکن یہ تمام جماعت کی مدد سے از خود آسان ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پس یہاں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ﴾ یہ کسی حکمت کے پیش نظر ہے، یونہی اتفاقاً اموال کو پہلے اور اولاد کو بعد میں نہیں رکھا گیا۔ اور ساتھ ہی دوسری آیت جو مَیں نے پڑھی ہے اس کا اس سے گہرا تعلق ہے۔ فرمایا ﴿فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا﴾ کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے ذکر کو چھوڑ دیتے ہیں اور ان کی مراد صرف دنیا رہ جاتی ہے۔ یہاں اولاد کا بھی ذکر نہیں کیا آخری منتہی بعض وجودوں کا صرف دنیا رہ جاتی ہے اس کے سوا کوئی ہوش نہیں رہتی۔ بلکہ ایسے باپ بھی دیکھے گئے ہیں جو کروڑ پتی ہوتے ہیں اور اپنی اولادوں کو پیچھے پھینک دیتے ہیں اور ان سے وہ اگر بیچ میں سے کچھ حاصل کرنا چاہیں تو ان کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اولاد کو دھکے دے کر خود برباد کر دیتے ہیں۔ تو یہ وہ آخری مقام ہے جہاں تک انسان اپنی ذلت کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے ﴿وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا﴾ ان سے تعلق جوڑو گے تو پھر تمہارا بھی یہی حال ہو جائے گا۔ ﴿ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ﴾ ان کا علم بھی سب کچھ دنیا کا خادم ہو چکا ہے۔ ان سے کیوں تم تعلق نہیں توڑتے۔ ﴿فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِكْرِنَا﴾ پس حکم ہے کہ ایسے لوگوں سے اپنے تعلقات توڑ لو، ان سے الگ ہو جاؤ۔ کیونکہ جو نقشہ کھینچا گیا ہے ان لوگوں کا ہے جنہوں نے خدا سے تعلق توڑ لیا ہے اور کلیۃً دنیا کے ہو گئے ہیں۔ ان سے اگر میل جول بڑھاؤ گے، ان سے تعلقات رکھو گے تو تم پر بھی، تمہاری اولادوں پر بھی، دنیا کے بداثرات اس حد تک غالب آ سکتے ہیں کہ تمہیں انہی کی طرح دنیا کمانے کا شوق ہو جائے اور انہی کی طرح اپنی بڑائی ان باتوں میں دیکھو جو باتیں اللہ کے نزدیک بے معنی اور عارضی اور سطحی ہیں۔ اور اہل خرد جو خدا تعالیٰ کا تصور اور اس کی یاد رکھتے ہیں ان کے نزدیک یہ شیخیوں کی باتیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں کہ کتنا کسی نے کیا کر لیا اور کس طرح وہ رہا۔ یہ عارضی دنیا کی باتیں ہیں اور ان پر لذتیں لے لے کر یا فخر سے انسان کا بیان کرنا یہ اس کی اپنی پستی کی علامت ہے۔ پس فرمایا کہ ایسے لوگوں سے تعلق رکھو گے تو خطرہ ہے کہ تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ گے۔ یہ کوئی انتقامی کارروائی نہیں ہے، کوئی بائیکاٹ نہیں ہے بلکہ ایک اور پہلو بھی اس میں ہے یعنی ایک تو بچنے کا پہلو ہے دوسرا خدا تعالیٰ کی محبت کا پہلو ہے جو ذکر الٰہی کی جان ہے۔

ایک شخص جس کا ذکر، اللہ ہو، جس کی محبت اللہ کے ساتھ ہو، وہ ایسی مجلس میں کیسے بیٹھ سکتا ہے جس کا ذکر دنیا ہو اور دنیا ہی اس کی محبت ہو۔ تھوڑی دیر کے بعد طبیعت منغّض ہو جائے گی۔ انسان کہے گا کہ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ جو پیاری چیز ہے، سب سے زیادہ عشق کے لائق چیز ہے اس کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اللہ کا ذکر کریں گے تو ان کی آنکھوں سے یوں لگے گا جیسے روشنیاں بجھ گئی ہوں اور دنیا کی باتیں کریں تو ایک دم دلچسپی شروع ہو جائے گی۔ ان کے ساتھ طبعاً جوڑ ہی کوئی نہیں ہے تو ﴿فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی﴾ میں صرف حکم کے معنی نہیں ہیں بلکہ اس کے ساتھ ہی اس کی روح بھی بیان فرما دی کہ تم اللہ سے محبت کرنے والے لوگ ہو تمہارا ان لوگوں سے دل کیسے لگ سکتا ہے۔ اور پھر محبوب کی غیرت کا بھی سوال ہے۔ جس پیارے سے ان لوگوں نے منہ موڑ لیا ہے تم ان کے خوف سے ان سے منہ نہیں موڑ سکتے۔ اگر ان کا تعلق اور ان کی رضا تم پر اتنی غالب ہے کہ ان سے تم منہ نہیں موڑ سکتے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ خدا سے تمہارے تعلق کے دعوے جھوٹے ہیں۔ ان معنوں میں اس مضمون کو سمجھیں۔ لیکن اس کا غلط مطلب نہ لیں کیونکہ ظاہری تعلق اور ہمدردی بنی نوع انسان میں یہ احکامات مانع نہیں ہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت پر غور کریں تو ہر چھوٹے بڑے سے آپ کا تعلق تھا۔ یہاں وہ تعلق مراد نہیں ہے۔ جن معنوں میں تعلق توڑنے کا حکم ہے اس معنے میں یعنی اس معنے کے اظہار میں ایک بہت فصاحت وبلاغت ہے۔

﴿فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی﴾ یعنی تمہارا قبلہ اور ہو جائے، تمہارا رخ بدل جائے۔ ان کی طرف پیٹھ کر لو جنہوں نے خدا کی طرف پیٹھ کی ہوئی ہے اور اپنا قبلہ درست رکھو۔ پس ان کے مقاصد میں ان کے شریک نہ ہو۔ ان سے ایسا پیار کا تعلق نہ باندھو کہ تمہارا بھی وہی قبلہ دکھائی دینے لگے جو ان کا قبلہ ہے۔ تمہاری بھی وہ تمنائیں بن جائیں جو ان کی تمنائیں ہیں۔ وہی مرادیں تمہاری ہو جائیں جو ان کی مرادیں ہیں۔ پس ان معنوں میں ذکر الٰہی کا ایک تقاضا ہے جس کے نتیجے میں ہمیں اپنی مجالس کو درست کرنا چاہئے اور اگر مجالس درست نہیں ہیں تو اس آئینے میں اپنا منہ دیکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ آیت کا آئینہ اتنا شفاف ہے اور اتنا کھلا ہے کہ آپ کے دل کے پاتال تک آپ کی تصویر آپ کو دکھاتا ہے۔ پس جہاں طبعی طور پر بعض لوگ بعض خاندانوں کی طرف اس لئے دوڑتے ہیں کہ وہ دولتمند ہیں اور اس کے سوا ان کے پاس بیٹھنے میں ان کو کوئی مزہ نہیں۔ بعض ایسے خاندان بھی ہوتے ہیں ایسے امراء بھی ہوتے ہیں جن کی دماغی حالت اتنی پست ہوتی ہے اور ان کے ذوق اتنے گھٹیا ہوتے ہیں کہ ان کے پاس چند منٹ بیٹھنا بھی ایک عذاب بن جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے پاس بعض دیکھے ہیں جو دن رات وہاں بیٹھے رہتے ہیں اور صرف یہ مزہ آ رہا ہے کہ ایک امیر کے ساتھ ہمارا تعلق ہے اور دنیا دیکھے گی کہ ان کے ساتھ اس کا آنا جانا ہے، ان میں اٹھنا بیٹھنا ہے۔ تو یہ اس حکم کے منافی ہے اور یہ مراد ہے کہ ان میں عزتیں نہ ڈھونڈو، ان کے ساتھ تمہاری لذتیں وابستہ نہیں ہیں، نہ ہو سکتی ہیں۔ ان کے ذوق مختلف ہیں، ان کے قبلے الگ ہیں۔ پس اللہ کے ذکر کے تقاضوں کو ایک عاشق کی طرح پورا کرو اور جس طرح محبت کرنے والا یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے محبوب کا ذکر خیر کرنے والے لوگ ہوں ان میں بیٹھ کر وہ لذت پاتا ہے اسی طرح اپنے لئے صحبت صالحین اختیار کرو۔ یعنی خلاصۂ آخری بات یہ بنتی ہے مگر صحبت صالحین کا مضمون نسبتاً خشک ہے یہ اس سے بہت اعلیٰ اور ارفع مضمون ہے یا دوسرے لفظوں میں بہت گہرا مضمون ہے کہ جہاں محبت ہے وہیں بیٹھو، ان لوگوں میں بیٹھو جن کو اس سے محبت ہے جس سے تمہیں محبت ہے۔ اور یہ ایک طبعی بات کا تقاضا ہے، کوئی بیرونی حکم نہیں ہے۔ اگر اس کو نہیں سمجھو گے تو ضائع ہو جاؤ گے اور رفتہ رفتہ تمہارا رخ پلٹنے لگے گا۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ یہ روایت مجمع البیان فی تفسیر القرآن سے لی گئی ہے زیر تفسیر سورۃ الجمعہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے خدا کو بازار میں یاد کیا جب کہ لوگوں کو ان کی تجارت اور دیگر کاموں نے خدا سے غافل کر دیا ہو اس شخص کے لئے ہزار نیکی لکھی جائے گی اور اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایسی بخشش کا سلوک فرمائے گا جس کا خیال بھی کسی دل پر نہیں گزرا"۔

اس حدیث کا مضمون چونکہ اس آیت کریمہ سے وابستہ ہے جو مَیں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے اس لئے قطع نظر اس کے کہ یہ کتاب نسبتاً ثانوی حیثیت کی معتبر کتاب ہے یا اس کے راوی

Alhamdolillah we have more for you now
Learn now for better future in IT Technology
and business-management. We are
Microsoft Certified Professional IT Traningcentre
Tel: 0511-7252085 Fax: 0511-7252087
E-mail: pittc@t-online.de
Internet: www.pittc.de
EHRHARTSTR. 4, 30455 HANNOVER , GERMANY.

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact:
Iqbal Ahmad BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Tel. & Fax: 020 8874 2233 + Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

مضبوط ہیں کہ نہیں یہ بنیادی اصول تسلیم کے لائق ہے کہ جس حدیث نبوی کی بنیاد کسی قرآنی آیت میں دکھائی دے جائے اس کو یہ کہہ کر ردّ نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا راوی کمزور ہے۔ اور اس حدیث کی تو بڑی کھلی کھلی بنیاد اس آیت کریمہ میں نظر آرہی ہے۔ بازاروں میں جب کہ تجارت کا ماحول ہے لوگ جو بازار سے سودا خریدنے جاتے ہیں کم ہی ہونگے جنہیں خدا یاد آتا ہوگا۔ عورتیں ہیں ان کو کسی اور عورت کے کپڑے یاد آرہے ہوتے ہیں کہ ایسی چیزیں مَیں نے وہاں دیکھی تھیں۔ اگر وہ فرنیچر کی دکان میں ہیں تو کسی کے گھر کا فرنیچر یاد آرہا ہوتا ہے کہ اتنا اچھا ہم نے وہاں دیکھا تھا، اس سے بڑھ کر خوبصورت چیز خریدیں۔ غرضیکہ ہر شخص کو اپنے اپنے ذوق کے مطابق کچھ چیزیں ضرور یاد آتی ہیں اور وہ شاپنگ میں یعنی سودا خریدنے میں اس کے لئے راہنمائی کا کام کر رہی ہوتی ہیں۔ گویا ایک دوست اندر اندر ان کو مشورے دے رہا ہوتا ہے کہ ہاں یہ ویسی ہی چیز ہے، یہ ویسی ہے یا ویسی نہیں ہے اس لئے اس معاملہ میں یہ طریق کار اختیار کرنا چاہئے۔ تو ہر شخص اپنے جذبات، اپنے دماغ کا تجزیہ کرکے دیکھے تو وہ معلوم کرے گا کہ جو مَیں بتا رہا ہوں بالکل درست اسی طرح ہوتا ہے۔ خدا کو کتنے یاد کرتے ہیں یا خدا سے غافل لوگوں کو دیکھ کر کتنے ہیں جن کے دل میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ کیسی دنیا ہے، دنیا کے ہنگامے، تجارتوں میں مصروف، تجارتوں کی خاطر جھوٹ بولے جا رہے ہیں، ملمّع کاریاں ہو رہی ہیں اور اس طرح گرتے ہیں جیسے مکھی گند پر گرتی ہے۔ اس طرح لوگ ان چیزوں پہ ٹوٹے پڑتے ہیں گویا کہ ساری زندگی، ساری ان کی کائنات یہی کچھ ہے۔ ﴿ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ﴾ ایسی صورت میں خدا کو کون یاد کرتا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا وہاں یاد کروگے اور طبعاً محبت سے یاد کروگے تو پھر پتہ چلے گا کہ حقیقی عاشق کون ہے۔ پھر اس چھوٹی سی نیکی کا جو بظاہر بے محل ہے، محل کی نیکی سے بھی زیادہ شمار ہوگا۔ کیونکہ جب نماز کے لئے آپ مسجد میں آتے ہیں تو وہاں خدا ہی کو یاد کرنا ہے۔ مگر وہاں بھی بعض لوگ بازار ہی یاد رکھتے ہیں۔ یہ بھی ایک بات ہے اس لئے ان موقعوں پر اپنے ذکر الٰہی کی نگرانی کریں اور ان کی حفاظت کریں۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ جس شخص کو مسجد میں بازار یاد آجائے وہ گنہگار ہے۔ مختلف مراحل ہیں، سلوک کی منزلیں ہیں۔ تعلق ایک طرف سے ٹوٹتے ٹوٹتے، ٹوٹتے ہیں، دوسری طرف جڑتے جڑتے، جڑتے ہیں۔ اس لئے کوئی بعید نہیں کہ ایک انسان نیک متقی ہو اور نیت یہی ہو کہ وہ ذکر سے اپنے رب کو کمائے مگر دنیا کے تعلق پھر حملہ کرکے بار بار اس پر یورش کرتے ہیں اور اسے غافل کر دیتے ہیں۔ لیکن ایک جہاد کی ضرورت ہے، ایک ایسے جہاد کی جس کے لئے آپ اپنی تمام صلاحیتوں کو مستعد کرلیں اور یاد رکھیں کہ یہ حملوں کے مقامات ہیں۔ پس جس کو بازار میں خدا یاد آتا ہے اس کی نیکی اس لئے زیادہ ہے کہ اسے مسجد میں بازار کیسے یاد آسکتا ہے۔ اس کی تو یہ شان ہے کہ جہاں دنیا خدا بھول جاتی ہے وہاں اس نے خدا کو یاد رکھا تو جہاں جاتے ہی خدا کو یاد کرنے کے لئے ہیں اس بے چارے کو وہاں کہاں بازار یاد آجانا ہے۔ اس لئے یہ اس کنارے کی بات ہے جہاں خدا کا ذکر عموماً نفسیاتی کیفیتوں کے مطابق نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں جو نیکی ہے وہ یقیناً بہت بڑا مرتبہ رکھتی ہے۔ پس یہ کوئی مبالغہ آمیز روایت نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب فرمادی گئی ہو۔ یہ ان روایتوں میں سے ہے جہاں ایک نیکی کو ہزار نیکی کہا جائے تو ہرگز بعید نہیں ہے۔

پھر اس کے ساتھ جو مزید عنایت ہے وہ یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایسی بخشش کا سلوک فرمائے گا جس کا خیال بھی کسی دل پر نہیں گزرا"۔ اب یہ الفاظ بھی جیسا کہ احادیث کو بار بار پڑھنے سے انسان سچی اور پاک احادیث کے مضمون سے ہم مزاج ہو جاتا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ الفاظ بھی یقیناً حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ہیں۔ ایسے بازار کی بات ہو رہی ہے جہاں لوگوں کے دل میں خدا کا خیال ہی نہیں گزرتا تو اس کے مطابق خدا کی شان مغفرت اس طرح ظاہر ہوتی ہے۔ فرماتا ہے مَیں تمہارے سے ایسی بخشش کا سلوک کروں گا کہ کسی انسان کا خیال بھی نہیں جاسکتا۔ جہاں کسی انسان کا خیال نہیں جاسکتا تھا تم نے مجھے یاد کیا اب میں تم سے وہ سلوک کروں گا کہ کسی انسان کا، تمہارا بھی، خیال نہیں جاسکتا کہ مَیں کیسے کیسے تم سے مغفرت کا سلوک فرماؤں گا۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ اس ضمن میں انسان اگر اپنے گناہوں پر نظر ڈال کر دیکھے تو پورے گناہوں پر اس کا احاطہ ہی نہیں ہو سکتا۔ زندگی کا اکثر حصہ ایسا ہے جس میں کوئی نہ کوئی گناہ سرزد ہوتے ہی رہتے ہیں۔ پس وہ ساری چیزیں جو نظروں سے اوجھل تھیں وہاں ان کے لئے استغفار کر ہی نہیں سکا۔ جب استغفار کرتا ہے تو بعض موٹے موٹے گناہ، بعض بڑی بڑی غلطیاں اور خاص طور پر وہ جو تازہ ہوں اور ان سے بھی بڑھ کر وہ جن کے پکڑے جانے کا خطرہ ہو وہاں تو انسان خوب استغفار کرتا ہے لیکن جہاں دنیا کی نظر میں نہ پکڑا گیا ہو اور خدا کی پکڑ کی نظر باقی ہو وہاں دل میں وہ جوش ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اکثر لوگ عموماً استغفار کے لئے اس وقت لکھتے ہیں جس سے مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ جب ابھی دنیا کی پکڑ کا خوف ان کے سر پر تلوار کی طرح لٹک رہا ہوتا ہے اور ایسا گھبرا گھبرا کر پھر خط لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے اور اگر ان کو یقین ہو جائے کہ دنیا معاف فرمادے گی تو پھر وہ جو اللہ کے لئے بخشش کی بے حد طلب پیدا ہوئی ہے وہ نرم پڑ جائے گی۔ یعنی شکر ہے الحمد للہ بات ٹل گئی اب اللہ معاف فرمائے، نہ فرمائے یعنی منہ سے تو نہیں کہیں گے لیکن اپنی نفسیاتی کیفیت کا جائزہ لیں تو بات تو یہی بنتی ہے۔ اس کے سوا بات کوئی نہیں ہے۔ تو ان کے لئے بھی دعا تو کی جاتی ہے لیکن یہ بھی دعا ہوتی ہے کہ اللہ ان کو مستقل اپنی مغفرت کی طرف متوجہ فرمالے اور وہ گناہ جن میں دنیا کی پکڑ سے بچ نکل چکے ہیں، جو ماضی کا حصہ بن چکے ہیں ان میں بھی یہ خدا کی طرف مغفرت کے لئے مائل ہوں اور استغفار کریں۔ بہرحال ذکر الٰہی کا جو بازار سے تعلق تھا اس کے متعلق مَیں نے آپ کے سامنے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جو حدیث رکھی ہے اس میں ذکر الٰہی کے تعلق میں بہت ہی گہرا اور پیارا مضمون ہے اور اس کا بخشش سے تعلق بھی ظاہر فرمایا گیا ہے کہ ذکر الٰہی کا بخشش سے ایک تعلق ہے۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس اس ضمن میں پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"دوسرے یہ بات حال والی ہے، قال والی نہیں۔ جو شخص اس میں پڑتا ہے وہی سمجھ سکتا ہے۔ اصل غرض ذکر الٰہی سے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے اور اسے اپنے سامنے دیکھتا رہے۔ اس طریق پر وہ گناہوں سے بچا رہے گا"۔

ذکر الٰہی کا استغفار سے ایک بڑا گہرا تعلق ہے جس تعلق کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں بیان فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ان کو نہیں سوجھ سکتیں جو ان حالات سے گزرے نہ ہوں۔ جو ان حالات سے گزرتے ہیں وہی اس معرفت کو پاتے ہیں اور وہی ہیں جو بیان بھی کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ ایک ایسا شخص جو خدا کو ہر وقت اپنے سامنے دیکھ رہا ہو اسے غلطی کی جرأت ہی نہیں ہو سکتی۔ جو ہر وقت سامنے دیکھے کوئی نگران میرے سامنے بیٹھا ہوا ہے اسے کیسے توفیق مل سکتی ہے یا جرأت ہو سکتی ہے کہ وہ اس کی نافرمانی کرے جس کو مقتدر ہستی سمجھتا ہے، سب سے غالب اور پکڑ میں سب سے سخت بھی سمجھتا ہے۔ تو خدا سے غیوبیت ہے جو گناہ کرواتی ہے اور مومن بھی ہر حال میں ہر وقت خدا کے سامنے نہیں رہتا یعنی خدا کے سامنے تو رہتا ہے لیکن اپنی دانست میں خدا کے

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام
الرّحیم جیولرز حیدری
اور
الرّحیم نو جیولرز حیدری
اور اب
الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231

سامنے نہیں رہتا۔ اس لئے گناہ غیوبیت کا نام ہے۔ دراصل خدا سے دوری کا نام ہی گناہ ہے۔ وہ دُوری عارضی ہو تو عارضی گناہ ہے۔ وہ دوری مستقل بن جائے تو ہمیشہ کا گناہ ہے، ساری زندگی گناہ بن جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو نظم ہم اکثر سنتے ہیں ''سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی'' اس میں یہی مضمون ہے۔ ہر نعمت کے ذکر کے بعد یہ فرمایا ہے وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو مجھے دیکھ رہی ہے۔ پس اس نظم کو پڑھیں اور بار بار پڑھ کے دیکھیں پھر اس فقرے کی سمجھ آئے گی کہ ''دوسرے یہ بات حال والی ہے، قال والی نہیں''۔ مَیں جو کہہ رہا ہوں اس حالت سے گزر رہا ہوں کہ ہر وقت میرا خدا مجھے دیکھ رہا ہے اور اس کے جلال کے سامنے مَیں زندگی بسر کر رہا ہوں۔ میری مجال کیا ہے کہ مَیں کوئی گناہ کروں۔

پس اس حال کے مطابق مَیں تمہیں کہہ رہا ہوں کہ ذکر الٰہی کا بڑا فائدہ اور بہت بڑی منفعت اس بات میں ہے کہ انسان خدا کی روشنی کے سامنے زندگی بسر کرتا ہے اور اس سے اس کے گناہ کٹ جاتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

''اصل غرض ذکر الٰہی سے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے اور اسے اپنے سامنے دیکھتا رہے اس طریق پر وہ گناہوں سے بچا رہے گا۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے ایک تاجر نے ستّر ہزار کا سودا لیا اور ستر ہزار کا دیا مگر ایک آن بھی خدا سے جدا نہ ہوا۔ پس یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت فرمایا ﴿لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾''۔

اسی آیت کی تفسیر ہے جو مَیں نے پڑھی تھی۔ اسی تفسیر کے تعلق میں حدیث نبوی بیان کی جس میں یہ ذکر ملتا ہے کہ بازار میں یاد کرنے والے کا ایک بہت بڑا مرتبہ ہے اور وہی مضمون مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تذکرۃ الاولیاء کے حوالے سے یوں بیان فرماتے ہیں۔ ایک بزرگ کے متعلق لکھا ہے کہ اس نے ستّر ہزار کا دیا اور ستّر ہزار کا لیا۔ یعنی سودا ایسا کیا کہ کچھ خریدا اور کچھ بیچا۔ لیکن ایک آن بھی خدا کے خیال سے غافل نہیں رہا۔ اب ایسا شخص جب تاجر بنتا ہے تو تجارت کی دنیا میں امن کی ضمانت ہو جاتی ہے اور اگر سارے تاجر ذکر الٰہی کرنے والے ہوں تو سارے خوف جو تجارت سے تعلق رکھتے ہیں دنیا سے اٹھ جائیں اور مال بجائے اس کے کہ دنیا کمانے کا ذریعہ بن جائے اللہ تعالیٰ کمانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص جو ذکر الٰہی کرتے وقت سودا کرتا ہے اس کے متعلق یہ سوچا بھی نہیں جاسکتا کہ ساتھ ساتھ جھوٹ بول رہا ہو کہ خدا کی قسم مَیں نے تو اتنے کا خریدا تھا، مَیں تمہیں اتنے میں بیچ رہا ہوں۔ اور یہ جو منظر ہے یہ آپ کو بعض مسلمان ممالک میں بھی عام دکھائی دیتا ہے اور بڑی دردناک بات ہے کہ مسلمان ممالک میں دوسروں سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ کیونکہ باقی تو خدا کے ذکر سے اتنا دور جا چکے ہیں کہ اپنی ذاتی منفعت کے لئے جھوٹ بولنے کے لئے بھی خدا یاد نہیں آتا۔ لیکن مسلمانوں بے چاروں میں اتنی بات تو ہے کہ جھوٹ کے وقت، ذاتی غرض کے لئے خدا ضرور یاد آ جاتا ہے، کچھ تو ہے بہر حال۔ گرچہ ہے کس کس برائی سے بھلے بایں ہمہ۔ برائی سے ہی لیتے ہیں مگر نام تو یاد رکھتے ہیں اللہ کا۔ تو برے وقتوں میں ہی سہی مگر جب جھوٹ کے لئے اور فساد کے لئے اور دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے خدا کا نام لیا جائے تو ایک بڑی مکروہ حرکت ہے، بہت بڑا گناہ ہے۔ لیکن ایسا ہوتا ہے۔ تو ان معنوں میں یاد نہیں کرنا جن معنوں میں خدا کا نام لے کر قسمیں کھا کر جھوٹے سودے بیچنے ہوں۔ ان معنوں میں یاد کرنا ہے کہ خدا کو سامنے دیکھنا ہے جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے اور پھر جو سودا کریں گے وہ ہر سودا سچا سودا ہوگا۔ اس میں کوئی کھوٹ نہیں ہوگی، کوئی دھوکہ شامل نہیں ہو سکتا۔ تمام دنیا کے تجارتی تعلقات اگر اصلاح پذیر ہو جائیں تو باقی معاملات میں بھی دنیا میں امن آجائے گا کیونکہ اصل انسان کا جو سب سے اعلیٰ مقصد ہے وہ اپنی بقا کے لئے زیادہ سے زیادہ ذرائع اکٹھے کرنا ہے اور تجارت اس میں ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ صرف ایک نہیں تجارت کی بنیاد تو بہر حال ایگریکلچر پر بھی ہے اس لئے مَیں بتا رہا ہوں کہ جو دنیا کے تعلقات ہیں ان میں تجارت ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور بعض لوگ ایسے ہیں جو ہل چلاتے وقت بھی ذکر الٰہی کرتے ہیں اور جب دانے پھینک رہے ہوتے ہیں تو اس وقت بھی ذکر الٰہی کرتے ہیں، جب اپنی فصلوں کو اگتی ہوئی دیکھتے ہیں تو ان کی روئیدگی کو دیکھ کر بھی ان کو خدا یاد آتا ہے جب ان میں کوئی بیماری پڑتے دیکھتے ہیں تب بھی دعائیں کرتے ہیں اور ان کو خدا کے فضلوں کا پانی بھی دیتے ہیں، صرف عام پانی نہیں دیتے۔ ان معنوں میں پھر ساری زراعت بھی ذکر الٰہی سے معمور ہو جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بات مجھے ہمیشہ یاد رہتی ہے۔ پہلے بھی غالباً بیان کر چکا ہوں۔ ایک دفعہ سندھ میں آپ دورے پر گئے تو بعض بہت اچھے اچھے مینجر تھے اور ایسے تجربہ کار، تعلیم یافتہ جن کی فصلیں نمایاں طور پر ان کے علم اور تجربے کی مناسبت سے اچھی ہونی چاہئے تھیں مگر ان کے مقابل پر ہمارے مولوی قدرت اللہ صاحب بھی محمود آباد میں مینجر تھے۔ ان کی فصلیں دیکھیں تو لہلہاتی ہوئی سرسبز و شاداب اور جو دوسری فصلیں ارد گرد زمینداروں کی نہ وہ مقابلہ کر رہی تھیں نہ دوسرے مینجروں کے نیچے پلنے والی فصلیں۔ تو حضرت مصلح موعودؓ نے تعجب سے پوچھا کہ مولوی صاحب آپ نے کیا ترکیب کی ہے۔ آپ تو مولوی کہلاتے ہیں آپ کو تو کوئی اتنا بڑا زراعت کا تجربہ بھی نہیں، آپ کی اچھی ہیں اور زمینداروں اور تعلیم یافتہ لوگوں کی آپ سے کم تر ہیں۔ انہوں نے کہا صرف ایک بات ہے کہ مَیں نے ہر کھیت کے کونے پر نفل پڑھے ہیں۔ ایک ایک کھیت پر دعائیں کی ہیں اس کے سوا مَیں کچھ نہیں جانتا۔ اس کو کہتے ہیں ذکر الٰہی۔ وہ تجارت میں بھی ذکر الٰہی کر رہے ہوتے ہیں، کھیتی باڑی میں بھی ذکر الٰہی کر رہے ہوتے ہیں۔ اور مولوی منشی عبداللہ صاحب جو مولوی عبداللہ صاحب کہلاتے تھے ان کا ذکر الٰہی دعوت الی اللہ میں ڈھلا ہوا تھا۔ دن رات دعوت الی اللہ کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود بتایا کرتے تھے کہ جب وہ کھیت میں ہل چلا رہے ہوتے تھے تو کسی کو بلا لیتے تھے کہ بھئی یہ کتاب تھوڑی سی پڑھ کر سنادو میں تو ہل چلا رہا ہوں تو تم یہ پڑھو۔ اور کبھی کسی ہل چلاتے ہوئے کے پاس چلے جایا کرتے تھے اور اس کو کہتے تھے کہ تمہیں پڑھنا لکھنا آتا ہے۔ مَیں تمہارا ہل چلاتا ہوں تم یہ کتاب پکڑ لو اور یہ مجھے سناؤ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی تازہ تحریر، ''الحکم'' کی کوئی عبارت وغیرہ ان کو دے دیا کرتے تھے اور اس طرح اللہ کے فضل سے ان کو بڑے پھل لگے ہیں۔ ہر سال سو بیعتوں کا وعدہ کروایا اور تا دم آخر اس پر قائم رہے اور ضرور وعدہ پورا کر دیا کرتے تھے۔

آج کل دوست مجھے خط لکھ رہے ہیں کیونکہ بہت سی جماعتوں میں دعوت الی اللہ کا ایسا رجحان پیدا ہو گیا ہے کہ کثرت سے لوگوں نے وعدے کئے ہیں کہ ہم اتنے احمدی ضرور بنائیں گے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے ان کی توفیق سے بہت بڑھ کر سابق سالوں میں اپنے وعدے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائی نتیجہ یہ نکلا کہ اب انہوں نے اور بھی بڑھا چڑھا کر وعدے کر لئے ہیں کہ جی اللہ پہ توکل ہے اور اس توکل کی ایک بنا ہے۔ پہلے جب انہوں نے وعدے کئے تھے تو ان وعدوں کے مطابق محنت کی تھی اور محنت سے آگے جو بات پڑی ہوئی تھی، جو ان کی محنت کی حد سے باہر تھی وہ خدا نے ان کو پہنچا دی، اپنے فضل سے عطا کر دی تو ان کا حق ہے کہ بڑھ چڑھ کر وعدے کریں۔ جو طاقت ہے وہ محنت کر رہے ہیں اور پھر لکھتے ہیں کہ باقی دعا سے کمی پوری ہوگی اور بعض لوگ ہیں جو دعا کے لئے لکھ رہے ہیں لیکن ساتھ محنت کوئی نہیں۔ تو مَیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اگر خدا ایک زمیندار کی کھیتی میں دعاؤں کی برکت سے عام دنیا کے قانون سے ہٹ کر غیر معمولی برکت دے سکتا ہے، اگر ایک احمدی تاجر کی تجارت میں اس کی دعا اور ذکر الٰہی کی برکت سے غیر معمولی برکت ڈال سکتا ہے تو وہ اپنے کام میں کیوں برکت نہیں ڈالے گا۔ یہ زُرّاع تو وہ ہیں جو اس کی کھیتی لگا رہے ہیں، اس کے بیج بو رہے ہیں۔ پس ذکر الٰہی کے ساتھ یہ بیج بوؤ اور محنت کرو اور پھر دعائیں کرو تو ہرگز بعید نہیں کہ جن باتوں کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے، جن اعداد و شمار کو پورا کرنے کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سے بڑھ کر تمہیں عطا کر دے۔ اور گزشتہ سالوں میں بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں اخلاص کے ساتھ یہ وعدے کئے گئے اور محنت کی گئی اور ان سب کی توقعات سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ پس ذکر الٰہی کا اس مضمون سے بھی بڑا گہرا تعلق ہے۔ اپنی دعوت الی اللہ کو ذکر الٰہی سے معمور کر دیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ ذکر الٰہی صرف ایک غرض کی خاطر موقع پر نہیں کیا جاتا بلکہ ذکر الٰہی ہر موقع پر خود داخل ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے فرق کو آپ نے نہ سمجھا تو آپ غلط رستے پر چل پڑیں گے۔ اس لئے ذکر الٰہی نہیں کرنا کہ کھیت بڑھیں بلکہ اصل بات مولوی صاحب کی یہ تھی کہ ان کو عادت تھی نفل پڑھنے کی اور وہ رہ نہیں سکتے تھے نفل کے بغیر۔ مَیں نے بھی ان کے ساتھ کچھ سفر کر کے دیکھے ہیں بے حد دعا گو اور نفل پڑھنے والے بزرگ تھے۔ تو کھیتوں میں جاتے تھے، کھیت دیکھتے تھے، ساتھ چلو اچھا ہے وقت ملا ہے تھوڑا سا، دو نفل ہی پڑھ لیں تو ان معنوں میں جب نفل پڑھتے تھے تو کھیتی پر بھی رحم آ جاتا تھا، اس کے لئے بھی دعائیں مانگ لیتے تھے۔ تو یہ تو نہیں تھا کہ تجارت کی خاطر خدا کو یاد کیا گیا ہے جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے ایسا شخص مراد نہیں ہے۔ فرمایا ہے ذکر الٰہی ایسا اس پر غالب ہے کہ جب توجہات کو بازار اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اس وقت بھی ذکر الٰہی اس پر قبضہ کئے رہتا ہے اور بار بار چھین کر بازار سے ان توجہات کو اپنی طرف کر لیتا ہے۔ ایسا شخص جب ذکر الٰہی کرتا ہے پھر تجارت کے لئے

بھی دعا دل سے نکل ہی جاتی ہے اور اگر نہ بھی نکلے تو ایسے شخص کی دعا بعض دفعہ اس کی ضرورت ہی بن جاتی ہے۔ اور بسا اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص جو اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والا ہو اس کی ضرورت خود دعا بن جاتی ہے۔ وہ لفظوں میں اس کو ڈھالے یا نہ ڈھالے۔

پس ایسے ذکر الٰہی کے عادی بن جائیں کہ آپ کی ضرورتیں آپ کی دعا بن جائیں۔ آپ کے بازار زندہ ہو جائیں آپ کے کھیتوں میں نئی زندگی دکھائی دینے لگے جو آسمان سے اترتی ہے اور ہر احمدی کے ہر کام میں برکت پڑے اور یہ ذکر الٰہی کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جب دل خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں"۔

میرے ذہن میں یہ عبارت اس وقت نہیں تھی جب میں نے یہ بات کی ہے کیونکہ یہ ابھی پڑھنے ہی لگا تھا۔ مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک طبعی نتیجہ ہے۔ جس طرح ان پر غور کرتے ہوئے میرے دل سے خود بخود یہ مضمون پھوٹا ہے اس کے سوا کوئی مضمون بنتا ہی نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے معاً بعد فرماتے ہیں جو شخص بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں ہے۔

"اس کی ایک کیفیت اس طریق پر سمجھ آ سکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے، کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دل اور دھیان اسی بچہ میں رہے گا۔"

اور مردوں سے بڑھ کر زیادہ تر عورتوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ پھر جہاں بھی ہونگے جس حال میں ہوں خوشیوں کا موقع ہو یا اور کسی کام میں مصروفیت۔ اگر گھر میں بیمار بچہ چھوڑا ہوا ہے تو بیمار بچہ ہی دماغ پر غالب رہے گا۔

"اسی طرح پر لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں۔ وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفی کہتے ہیں کہ عام لوگوں کے رونے میں اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے"۔

بہت ہی پیاری بات ہے کہ عام لوگوں کے رونے میں اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے کیونکہ وہ ہنستا بھی ذکر الٰہی کے ساتھ ہے اور اس کے ساتھ بھی اللہ کا پیار اور اس کی محبت وابستہ ہوتی ہے۔ ایک دفعہ حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ سے کسی نے پوچھا کہ آپ اتنے بڑے بزرگ کہلاتے ہیں اور ہیں بھی۔ آپ کی دعائیں قبول ہوتیں اور بڑے بڑے اعجاز آپ سے ظاہر ہوتے ہیں لیکن آپ کو کپڑوں کا اتنا کیا شوق ہے؟ اتنے خوبصورت کپڑے پہنتے ہیں، اتنا اچھا لباس رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جب تک خدا مجھے نہیں کہتا کہ اے عبدالقادر یہ پہن اور یہ پہن، مَیں وہ نہیں پہنتا۔ یہ ہے ضرورت کا دعا بننا اور پھر دعا کا قبول ہو جانا۔ ہر ایک کو کیوں نہیں خدا ایسے کہتا۔ حضرت عبدالقادر سے برتر بزرگ انبیاء تھے ان کے متعلق یہ بات نہیں ملتی۔ معلوم ہوتا ہے بچپن سے دل میں ایک نفاست بھی تھی اور کپڑے اچھے لگتے تھے اور خدا کی خاطر سب کچھ بھلا دیا تھا۔ پس جس نے خدا کی خاطر اپنی ایک گہری تمنا کو بھلا دیا اللہ نے اس تمنا کو نہیں بھلایا اور وہ خود فرماتا تھا کہ اے عبدالقادر یہ کپڑا پہن یہ تجھے اچھا لگے گا۔ اور یہ دنیا کے عام تعلقات میں بھی بات دیکھی گئی ہے۔ بعض بیبیاں خاوندوں سے مطالبے نہیں کرتیں تو وہ ماں باپ اگر توفیق رکھتے ہوں اور ذہین ہوں تو وہ خود دیکھ کر کہتے ہی اگر ماں ہے تو بیٹی کو کہے گی بیٹی یہ کپڑا تم پر اچھا لگے گا یہ ضرور لے لو۔ بعض بیاہ شادی کے بعد غریب گھروں میں چلی جاتی ہیں یا ان کے خاوند بعد میں غریب رہ جاتے ہیں تو ان کی مائیں بھی اس بہانے سے کہ ان کی غیرت کو ٹھیس نہ لگے کوئی چیز پسند کر کے ان کو دیتی ہیں۔ یہ سارے محبت کے رشتے ہیں اور ذکر الٰہی کی جان محبت ہے۔ اگر محبت نہ ہو تو منہ کے ذکر کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ صرف تسبیح پھیرنے والی بات ہے۔ تسبیح کے دانوں سے خدا ہاتھ نہیں آتا بلکہ جو خدا کا ذکر کرتا ہے وہ تسبیح کے دانے بن جاتا ہے اسے دیکھ کر لوگ خدا یاد کرتے ہیں۔ وہ ایک خدا نما وجود بن جاتا ہے اور یہ بات اللہ کی محبت کے بغیر انسان کو نصیب نہیں ہو سکتی۔

پھر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "وہ بھی تسبیحات ہی ہوتی ہیں"۔ یعنی رونے سے اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے۔ کیوں؟ "وہ بھی تسبیحات ہی ہوتی ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عشق اور محبت میں رنگین ہوتا ہے یہی مفہوم اور غرض اسلام کی ہے کہ وہ آستانہ الوہیت پر اپنا سر رکھ دیتا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۹ تا ۲۱)۔ یہ لمبی عبارت تھی وہاں سے لی گئی تھی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ذکر الٰہی میں سب سے زیادہ نمازوں پر زور دیتے تھے۔ اور نماز ہی کو ذکر کا معراج بتاتے تھے۔ نماز ہی کو ذکر کی جان قرار دیتے تھے۔

آج مجھے یہ کہا گیا ہے کہ بعض تربیتی اجتماعات ہیں یا جلسے ہیں ان کے ذکر میں مَیں اب ان کو نماز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک اعلان ہے جماعت ہائے احمدیہ بورکینافاسو کے لئے۔ بورکینافاسو افریقہ کا ایک فرانسیسی بولنے والا ملک ہے۔ ان کا آج ۲۵ر مارچ سے جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے جو انشاء اللہ ۲۷ر مارچ بروز اتوار تک جاری رہے گا۔ ان کے ہاں بھی ڈش انٹینا لگا ہوا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم بھی پروگرام دیکھتے ہیں اور ہماری جماعت کی حوصلہ افزائی ہو گی اگر اس موقع پر آپ ہمارا ذکر بھی کر دیں۔

دوسرا جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ ہیں۔ پاکستان کی اضلاع کی جماعتوں میں سیالکوٹ کو ایک غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ ان کے ہاں خدام اور اطفال کا ضلعی اجتماع ۲۴ر مارچ سے شروع ہوا تھا۔ اور آج اختتام کو پہنچا ہے۔ پہنچ چکا ہو گا غالباً۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے رات کی مجلس لگائی ہو اور اس خطبے میں اپنا نام سننا ہو تو بہر حال مَیں امید رکھتا ہوں کہ وہ بیٹھے ہونگے اس وقت اور سن رہے ہونگے۔

ان دونوں کو میری پہلی نصیحت تو یہی ہے کہ ذکر الٰہی کے لئے نماز ایک برتن ہے۔ اگر ذکر الٰہی دل میں پیدا ہو تو نماز سے انسان الگ ہو ہی نہیں سکتا اور اگر یہ برتن ہے تو پھر اسے ذکر الٰہی سے بھریں اور خالی نہ رہنے دیں۔ یہ دو پہلو ہیں جن کی طرف آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اگر اللہ کی محبت ہے، دل میں پیار ہے اور ذکر سے دل بھرا ہوا ہے تو نمازوں سے غفلت کیسے ہو سکتی ہے کیونکہ نمازیں تو ذکر کا معراج ہیں۔ نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جس طرح خدا کو یاد کیا ہے اور جس جس پہلو سے یاد کیا اور جسم نے کس طرح روح کے ساتھ مطابقت کی یہ سارا مضمون دہرایا جاتا ہے۔ ہر نماز کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی وہ نماز دہرائی جاتی ہے جو خدا کی خاطر آپ پڑھا کرتے تھے۔ اس کے دو پہلو ہیں اول تو یہ کہ اگر جیسا کہ مَیں نے بیان کیا، ذکر کا دعویٰ سچا ہے، نماز کے بغیر یہ جھوٹا ہو گا کیونکہ ذکر الٰہی کرنے والوں میں سب سے بلند تر ذکر الٰہی کرنے والے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی تھے اور آپؐ نے اپنے آپ کو نماز سے مستثنیٰ نہیں سمجھا۔ جھوٹ بولتے ہیں وہ صوفی یا متقی بننے والے جو کہتے ہیں کہ ہمیں ظاہری تتبع کی کیا ضرورت ہے، ہمارے دل میں ذکر ہے بس یہی کافی ہے۔ اگر یہ بات ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نمازوں میں اس قدر انہماک کیوں کرتے اور اتنا انہماک جو تکلیف تک جا پہنچتا تھا۔ پس اس خیال کو دل سے نکال دیں کہ نماز کے بغیر آپ کا دعویٰ سچا ہے۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ جب نماز پڑھیں تو اس کو ذکر سے بھریں کیونکہ نماز میں برتن اکثر خالی

Bunglow for sale in Rabwah, Pakistan

Doubbler story, 1 Kanal, Corner plot on main GT Road, west open facing Rabwah Hills.

Ground floor, 3beds with modren baths, Tv, Study, Guest room, Big dinnig, Sitting room and a huge drawing room, modren Kitchen,Car park, Lawn, Courtyard, Servant room with bath. Two gates on either sides.

Upper story: One bed room with bath, Kitchen, Verandah Terrace . Covered area 400 Sq feet.

A class Construction very low Price.

Munir Ahmad Malik
Ph. Res:(92) 4524 212426/214783
Mobile: 0320 4892010 (Pakistan)
+905 454 0862(Shamim Malik Canada)

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

رہتا ہے اور بہت کم ہیں جن کو کوشش کے بعد یہ توفیق ملتی ہے کہ ان نمازوں میں دودھ بھرنے لگتا ہے ورنہ اکثر نمازوں کا حال تو ان کھیتوں کی طرح ہے جن کی جڑوں میں بیماریاں لگ جاتی ہیں تو سٹے بنتے بھی ہیں مگر خالی۔ ہمارے ہاں ایک دفعہ احمد نگر میں چاول کے کھیتوں میں بیماری آئی تھی۔ سٹے، سیدھا سر کھڑا اونچا کیا ہوا تھا اور تھوڑی دیر تو مجھے پتہ نہیں لگا میں نے کہا بڑے اچھے سٹے نکلے ہوئے ہیں لیکن جب وہ جھکے ہی نہیں پھر مجھے خطرہ محسوس ہوا۔ دیکھا تو دودھ سے خالی تھے اور جو دودھ سے خالی ہو وہ جھکتا نہیں ہے۔ اور متکبر کی بھی یہی مثال ہے۔ جس کے اندر کچھ نہ ہو وہ تکبر سے سر اٹھا کے پھرتا ہے۔ جو عارف باللہ ہو، جو اللہ کی محبت رکھتا ہو اتنا ہی وہ جھکتا چلا جاتا ہے اور ظاہری طور پر کھیت کے ساتھ اس کی مثال بہت ہی عمدہ ہے۔ پس ذکر الٰہی سے اگر خالی نمازیں ہوں گی تو اکثر نمازوں میں بہت سارا حصہ ذکر الٰہی سے خالی رہتا ہے تو وہ برتن تو ہے مگر اس میں دودھ نہیں پڑا۔ پس آپ اپنی نمازوں میں خدا کی یاد کا دودھ بھریں پھر دیکھیں آپ کتنی ترقی کرتے ہیں۔

جہاں تک بورکینا فاسو کا تعلق ہے یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعت کی طرف بہت زیادہ رجحان ہے اور دن بدن نئے نئے علاقوں سے تقاضے آرہے ہیں اور باوجود اس کے کہ ہمارے پاس فرنچ سپیکنگ کی کمی ہے مگر اس کے باوجود مقامی معلمین تیار کرتے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ تو اس ضمن میں یہ بھی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ فرانسیسی زبان کی طرف بھی توجہ کریں۔ فرانسیسی بہت بڑے بڑے علاقے ہیں جن میں اس وقت جماعت کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ اس میں آئیوری کوسٹ ہے، اس میں بورکینا فاسو بھی ہے، اس میں زائر بھی ہے اور خود فرانس میں بھی اب ہمیں بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ پس فرنچ سپیکنگ مبلغین کی ضرورت ہے۔ اپنے بچوں کو اور واقفین نو کو جہاں جہاں بھی فرانسیسی زبان اچھی سکھانے کا امکان موجود ہے وہاں ضرور سکھائیں۔ ہم جب اپنے پروگرام جاری کریں گے اس میں بھی زبانیں سکھائیں گے انشاء اللہ۔ لیکن وہ آہستہ پروگرام ہے اور سارا دن میں صرف ایک ہی کلاس تو نہیں لی جاسکتی، اس لئے وہ صبر طلب ہے۔ تقریباً دو سال میں جاکر میرا خیال ہے کہ ایک انسان اس پروگرام کے ذریعے فر فر ایک زبان بولنی شروع کردے گا۔ فر فر نہیں تو کسی حد تک ضرور بولنے لگ جائے گا انشاء اللہ۔ لیکن ہمیں جلدی ہے اس لئے باقاعدہ جس طرح سکولوں اور کالجوں میں محنت کے ساتھ زبانیں پڑھائی جاتی ہیں اس طرح احمدی نوجوان یہ زبان بھی سیکھیں۔ اور جو فرانسیسی علاقوں میں بچے ہیں ان کو میری نصیحت ہے ان کو اردو بھی سکھائیں، کیونکہ درحقیقت ایک انسان جیسا ترجمہ اپنی زبان میں کرسکتا ہے ویسا ترجمہ کسی دوسری زبان میں نہیں کرسکتا۔ اب دیکھیں ہمارے ہاں اردو سے انگریزی ترجمہ ہوتا ہے۔ بڑی مشکل سے اب ہمیں اللہ کے فضل سے وہ خاتون میسر آئی ہیں جن کو خدا نے غیر معمولی ملکہ عطا فرمایا ہے ورنہ اچھے بھلے انگریزی دان بھی ہیں مگر وہ بات بنتی نہیں۔ لیکن دوسری زبان سے اپنی زبان میں نسبتاً ترجمہ آسان ہوتا ہے۔ جن کو جرمن زبان اچھی آتی ہے، وہیں پیدا ہوئے ہیں وہ بچے جو اردو بھی جانتے ہیں جرمن زبان میں بہت اچھا فر فر ترجمہ کرتے ہیں لیکن اردو ان کی نسبتاً کمزور ہے۔ جب جرمن زبان سے اردو کریں تو ان کو وہ طاقت نہیں ہے وہاں جاکے رہ جاتے ہیں تو اس لئے میری خواہش ہے کہ فرنچ سپیکنگ احمدی اردو بھی سیکھیں اور اس وجہ سے نہیں کہ یہ پاکستان کی زبان ہے اس لئے کہ اس زمانے کے امام کی زبان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اردو سپیکنگ بنایا۔ اگرچہ پنجابی زبان مادری کہلاسکتی ہے مگر اردو ہی کو آپ نے استعمال فرمایا ہے۔ پس فرانسیسی، اردو سیکھیں اور جہاں تک خدمت دین کا تعلق ہے جب دونوں زبانیں اکٹھی ہوں گی پھر خدمت کی اہلیت ہوگی اور جو انگریز ہیں ان کو بھی اردو سیکھنی چاہئے۔ اس نقطہ نگاہ سے کہ دین کی خدمت ہوگی۔ اس خیال کو دل سے کاٹ کر پھینک دیں کہ یہ پاکستانی زبان ہے۔ ہندوستانی بھی کیوں نہیں سوچتے پھر آپ۔ اور بھی دنیا میں ہے یہ پھیلی ہوئی۔ مقصد صرف اتنا ہے اور یہی خالص مقصد رہنا چاہئے کہ وقت کے امام کی زبان ہے اور اگر ہم اس میں مہارت حاصل کریں گے تو اپنی زبان میں دین کی بہتر خدمت کرسکیں گے

اس کے علاوہ پھر واپس سیالکوٹ جاتا ہوں۔ (ایک دو منٹ باقی ہیں یا شاید نہ رہے ہوں باقی)۔ سیالکوٹ کی جماعتوں کو میں نے متنبہ کیا تھا آپ بہت بلند مقام سے اتر کر یہاں پہنچی ہوئی ہیں جہاں آج ٹھہری ہوئی ہیں۔ بڑے بڑے عظیم صحابہ کرام، بڑے بڑے خدام سلسلہ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے اور ساری دنیا پر نظر ڈال کر دیکھ لیں کوئی دنیا کا حصہ نہیں ہے جہاں احمدیت کی تعمیر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے سیالکوٹیوں کو خدمت کی توفیق نہ ملی ہو۔ نئی نئی جماعتیں بنانے والوں میں بھی یہ اول رہے اور اس وقت ساری دنیا میں سیالکوٹ کے سابق بسنے والے پھیل چکے ہیں اور پاکستان میں بھی جو گجرات سے آتے ہیں یا باہر کے نو آباد علاقوں سے آتے ہیں ان کا بھی پرانا پس منظر سیالکوٹ ہی ہے۔ عجیب بات ہے معلوم ہوتا ہے کہ انسان پیدا کرنے میں ظاہری لحاظ سے بھی یہ ضلع بہت زرخیز تھا اور قابل آدمی پیدا کرنے میں بھی بڑا زرخیز تھا۔ تبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اپنا دوسرا وطن قرار دیا۔ پس اس تعلق کو یاد رکھیں آپ کو دوسرا وطن کہا گیا ہے۔ وطن بن جائیں ان صحابہ کی طرح وطن بن جائیں جن صحابہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے دلوں میں بسا لیا تھا۔ دوبارہ اس پیغام سے چمٹیں، اسے اپنے دلوں میں بسائیں اور پھر دیکھیں آپ کی حالتیں کس طرح جلد جلد تبدیل ہوں گی۔ اور مجھے خوشی ہے کہ سیالکوٹ میں میری گزشتہ تنبیہ کے بعد جلد جلد تبدیلیاں پیدا ہورہی ہیں۔ کثرت سے مجھے وہاں سے خط ملتے ہیں اور چھوٹے بڑے، مرد عورتیں سب لکھ رہے ہیں کہ ہمارے دلوں پر گہرا اثر ہے اور ہم اللہ کے فضل کے ساتھ باقاعدہ ایم ٹی اے سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ہمارے دلوں میں نئے ولولے پیدا ہورہے ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمارا قدم ترقی کی طرف پہلے سے زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھائے۔ میری بھی دعا ہے، ساری دنیا کی جماعتوں کو بھی سیالکوٹ کو اس پہلو سے اپنی دعا میں یاد رکھنا چاہئے اور تمام دنیا کے داعیین الی اللہ کو بھی یاد رکھیں۔ ذکر الٰہی زبان پر بھی ہو اور دل میں بھی بسا ہو۔ پھر آپ خدا کی طرف بلانے والے ہوں تو آپ کی دعوت میں ایک عظیم شان پیدا ہو جائے گی۔ ایک ایسی قوت جاذبہ پیدا ہو جائے گی کہ کوئی دنیا کی طاقت اس کو رد نہیں کرسکے گی۔

❀❀❀❀........❀❀❀❀

میں دعا کروں گا

حضرت حافظ نبی بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ بوجہ کمزوری نظر حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کے پاس علاج کے لئے حاضر ہوا۔ آپؓ نے فرمایا کہ شاید موتیا اترے گا۔ میں نے دو اور ڈاکٹروں سے بھی معائنہ کرایا۔ سب نے یہی کہا کہ موتیا اترے گا۔ تب میں مضطرب و پریشان ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام حال عرض کر دیا۔ حضور نے الحمدللہ پڑھ کر میری آنکھوں پر دست مبارک پھیر کر فرمایا:
"میں دعا کروں گا"۔
اس کے بعد پھر نہ وہ موتیا اترا اور نہ ہی وہ کم نظری رہی اور اسی وقت سے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری آنکھیں درست ہیں۔
(ماخوذ از سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۳)

PLANS DRAWN
اضافی رہائش۔ لافٹ کنورشن۔ کونسل سے منظوری کی درخواست۔ تخمینہ عمارت۔
مشورہ کے لئے رابطہ آرکیٹکٹ شیخ
020 8772 4790
077 888 17753
plansdrawn@yahoo.co.uk

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS
☆......☆......☆
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
☆ریلوے روڈ: 0092 4524 214750
☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

بقیہ:خطاب، " ذکر حبیب"
از صفحہ نمبر ۴

حضور علیہ السلام کے متعلق اپنوں کی رائے

حضور علیہ السلام کے بارے میں غیروں کی رائے ہم نے پڑھی اب دیکھتے ہیں کہ حضور کے بارے میں اپنے کیا کہتے ہیں۔

۱۹۱۶ء کی بات ہے لاہور سے ایک مشہور عیسائی مصنف جو جماعت پر ایک کتاب تحریر کرنا چاہتے تھے قادیان تشریف لائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے بعد انہوں نے خواہش کی کہ حضور کے کسی قدیمی ساتھی سے ان کی ملاقات کرائی جائے۔ مسجد مبارک میں کپورتھلہ سے تعلق رکھنے والے قدیمی فدائی حضرت منشی محمد اروڑا صاحب سے ان کو ملوایا گیا۔ مسٹر والٹر نے حضرت منشی صاحب سے دریافت کیا:

"آپ مرزا صاحب کو کب سے جانتے ہیں اور آپ نے انہیں کس دلیل سے مانا اور ان کی کس بات نے آپ پر زیادہ اثر کیا"۔

منشی صاحب نے جواب میں کہا:

"میں حضرت مرزا صاحب کو ان کے دعویٰ سے پہلے کا جانتا ہوں۔ میں نے ایسا پاک اور نورانی انسان کوئی نہیں دیکھا۔ ان کا نور اور ان کی شخصیت ہی میرے لئے سب سے بڑی دلیل تھی۔ ہم تو ان کے منہ کے بھوکے تھے۔"

یہ کہہ کر حضرت منشی صاحب حضور کی یاد میں اس طرح بے قرار ہوئے کہ اس چھوٹے بچے کی طرح رونے لگے جو اپنی ماں سے بچھڑ گیا ہو!۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت منشی صاحب کو اس طرح روتے دیکھ کر مسٹر والٹر کا رنگ سفید ہو گیا اور وہ حیرانی کی حالت میں حضرت منشی صاحب کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہے۔ حضرت منشی صاحب کی اس کیفیت کا کچھ ایسا اثر ان پر ہوا کہ انہوں نے اپنی کتاب "احمدیہ موومنٹ" میں اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:

"مرزا صاحب کو ہم غلطی خوردہ تو کہہ سکتے ہیں مگر جس شخص کی صحبت نے اپنے مریدوں پر ایسا گہرا اثر کیا ہو ہم اسے دھوکے باز ہرگز نہیں کہہ سکتے۔"

کپورتھلہ سے تعلق رکھنے والے ایک اور دوست حضرت منشی ظفر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ کپورتھلہ کی جماعت کو حضور علیہ السلام کے وصال کی اطلاع ملی تو ہم سب صدمہ رسیدہ دلوں کے ساتھ قادیان کے لئے روانہ ہوئے امرتسر ریلوے اسٹیشن پر حضور کے بڑے صاحبزادے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کو بے قراری کے ساتھ ٹہلتے ہوئے دیکھا۔ جو جالندھر سے قادیان جا رہے تھے۔ ہم نے آگے بڑھ کر اظہار تعزیت کیا۔ گفتگو کے دوران آپ کہنے لگے:

"میرے ساتھ ایک عجیب واقعہ گذرا ہے۔ میں دورہ پر تھا اور جالندھر کے نواحی دیہات میں گھوڑے پر جا رہا تھا کہ اچانک مجھے زور سے یہ الہامی آواز سنائی دی: "ماتم پرسی"۔

اس آواز کے سنائی دینے کے ساتھ ہی مجھ پر شدید ہم و غم کی کیفیت طاری ہو گئی اور میری کمر بوجھ سے دب گئی............ مجھے یقین ہو گیا کہ حضرت والد ماجد وفات پا گئے ہیں۔ کیونکہ وہی علو مرتبت کے اعتبار سے یہ مقام رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے اظہار تعزیت فرمائے۔

مرزا سلطان احمد صاحب کہتے ہیں:

"اس یقین کے پختہ ہونے پر میں گھوڑا تیز کر کے جالندھر شہر پہنچا اور سیدھا کچہری میں ڈپٹی کمشنر کے پاس جو انگریز تھا گیا اور اسے درخواست دی کہ میرے والد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے مجھے پانچ دن کی رخصت دی جائے۔ وہ میری درخواست پڑھ کر کہنے لگے آپ کے والد صاحب مشہور خلائق شخصیت ہیں ان کی علالت کی کوئی خبر شائع نہیں ہوئی کیا آپ کو کوئی تار ملا ہے.........

میں نے جواباً کہا کہ مجھے تار وغیرہ تو کچھ نہیں ملا۔ لیکن مجھے الہام "ماتم پرسی" ہوا ہے۔ جس سے میں یقین کرتا ہوں کہ میرے والد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ میری بات سن کر ڈپٹی کمشنر صاحب ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ الہام کوئی چیز نہیں یہ محض آپ کا وہم ہے۔ آپ کے والد خیریت سے ہیں کوئی فکر نہ کریں۔ پھر کہنے لگا میں رخصت دینے میں کوئی روک نہیں ڈالتا۔ اگر آپ چاہیں تو پانچ دن سے زیادہ رخصت لے لیں۔ چونکہ اس وقت مرزا سلطان احمد غم کی کیفیت میں تھے اور جلد قادیان پہنچنا چاہتے تھے اس لئے مسئلہ الہام پر بحث کو طول دینے کے بجائے وہ اپنی رہائش گاہ پر چلے گئے۔ ابھی آپ سفر کی تیاری کر رہے تھے کہ لاہور سے تار آیا کہ حضور کی وفات ہو گئی ہے اور جنازہ قادیان لے جا رہے ہیں اس لئے وہ قادیان ہی پہنچیں۔ مرزا سلطان احمد صاحب نے بتایا کہ میں نے جب یہ تار پڑھا تو خیال آیا کہ یہ انگریز الہام کا منکر ہے اس پر حجت پوری کر آؤں۔ دوبارہ کچہری گیا اور ڈپٹی کمشنر کو تار دکھا کر کہا کہ آپ الہام کے منکر تھے۔ لیجئے اب تار کے ذریعے بھی اس بات کی صدیق ہو گئی ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب تار دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے اور کہنے لگے: "یہ بات میری سمجھ سے بالا ہے"۔

حضور کے ایک بیٹے کا واقعہ ہم نے پڑھا جو ابھی حضور کی بیعت میں شامل بھی نہیں لیکن ماتم پرسی کے الہام سے جس میں کوئی ذکر اس بات کا نہیں کہ یہ تعزیت کس کی وفات پر ہے وہ بغیر کسی اطلاع کے یقین کر لیتے ہیں اور مضبوطی سے اس بات پر قائم ہو جاتے ہیں کہ حضور وفات پا چکے ہیں۔ اور اپنے افسر سے جا کر اس کا ذکر کر کے رخصت کی درخواست بھی کرتے ہیں اور اس کے یہ کہنے پر کہ تمہارا باپ کوئی عام آدمی نہیں جس کی وفات ہو جائے اور کسی کو خبر بھی نہ ہو اصرار کر کے رخصت حاصل کرتے اور قادیان جانے کے لئے سفر کی تیاری کرتے ہیں۔ اب یہ دیکھتے ہیں کہ دوسرے بیٹے کا اپنے بزرگ والد کے وصال پر ردعمل کیا تھا۔ اس کا نقشہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا یوں کھینچتی ہیں ۔

اک جوان منحنی اٹھا بعزم استوار
اشکبار آنکھیں، لبوں پر عہد راسخ دل نشیں
میں کروں گا عمر بھر تکمیل تیرے کام کی
میں تیری تبلیغ پھیلاؤں گا بر روئے زمیں

یہ جوان منحنی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد تھے۔ اور جس واقعہ کی طرف آپ نے ان اشعار میں اشارہ کیا ہے اس کی تفصیل حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے الفاظ میں یوں ہے۔

آپ کی وفات کے معاً بعد.......... بعض لوگ مجھے پریشان حال دکھائی دیئے اور میں نے ان کو یہ کہتے سنا کہ اب جماعت کا کیا حال ہو گا تو مجھے یاد ہے گو میں اس وقت انیس سال کا تھا مگر میں نے اسی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سرہانے کھڑے ہو کر کہا کہ:

"اے خدا! میں تجھے حاضر ناظر جان کر تجھ سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ تو نے نازل فرمایا ہے۔ میں اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا۔"

یہ ایک مقدس عہد تھا جو آپ نے اپنے رب سے کیا جن حالات میں یہ عہد کیا گیا وہ ظاہر ہیں۔ والد کی وفات ہوتی ہے ایک ایسے والد کی جو باپ کی حیثیت میں بھی بہت پیارا تھا۔ لیکن باپ سے زیادہ اس لئے پیارا تھا کہ وہ خدا کا فرستادہ بھی تھا۔ اور آپ کا امام بھی۔ لیکن آپ بھول گئے اس غم کو جو ایک باپ کی وفات پر بیٹے کو ہوتا ہے۔ آپ بھول گئے اس صدمہ کو جو ایک مرید کو اپنے مرشد کے مرنے پر پہنچتا ہے۔ آپ بھول گئے اس بات کو کہ آپ کی جان سے زیادہ عزیز والدہ اور چھوٹے بھائیوں کے دل بھی صدمہ رسیدہ ہیں اور ان کو بھی آپ کی توجہ درکار ہے آپ بھول گئے ان ذمہ داریوں کو جو باپ کے مرنے پر بڑے بیٹے پر عائد ہوتی ہیں۔ اگر آپ کو کچھ یاد رہا تو صرف یہ کہ ان کے باپ نے اپنی زندگی ایک عظیم مقصد کے حصول کے لئے بے مثال جدوجہد میں گزاری تھی۔ اور اس صدمہ کے وقت میں اس تکلیف اور غم اور رنج کے ماحول میں آپ نے سب کچھ بھلا کر ایک پختہ عزم اور ناقابل شکست ارادہ کے ساتھ ایک عہد کیا ایک عہد جو اپنے رب سے بھی تھا اور خود اپنی ذات سے بھی۔ اور پھر اپنی زندگی کی آخری سانس تک اس عہد پر قائم رہے۔ اور اپنی ساری عمر پوری وفا۔ پوری ثابت قدمی اور پوری جانفشانی کے ساتھ اس عہد کو پورا کرنے میں صرف کر دی۔

حضور کے دو بیٹوں کے واقعات ہم نے سنے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضور کی حرم محترم حضور کے بارے میں کیا کہتی ہیں۔ حضور کی وفات ہو چکی ہے۔ جنازہ لاہور سے لا کر قادیان میں حضرت اماں جانؓ کے باغ میں رکھا ہوا ہے۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ بعض دوسرے دوستوں کے ساتھ حفاظت پر مامور ہیں۔ اتنے میں حضرت اماں جان چہرہ دیکھنے کے لئے تشریف لاتی ہیں۔ آپ جنازہ پر آتی ہیں۔ اور صدمہ رسیدہ دل کے ساتھ آپ کے چہرہ پر نگاہ ڈالتی ہیں۔ بے اختیار آپ کے منہ سے نکلتا ہے۔

"تو نبیوں کا چاند تھا اور تیرے ذریعہ میرے گھر میں فرشتے اترتے تھے اور خدا کلام کرتا تھا۔"

یہ بات کسی کو سنانے کے لئے نہیں تھی۔ اپنے صدمہ کے وقت میں ایک جذب اور خود فراموشی کے عالم میں یہ الفاظ آپ کی زبان پر جاری ہوئے اور ڈیوٹی پر موجود دوستوں نے سن لئے اور اس طرح حسن اتفاق اور ہماری خوش نصیبی سے ایک محرم راز کے منہ سے حضور کی سچائی اور حضور کے دعاوی کی صداقت کی یہ بے تکلف گواہی تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ کے لئے ثبت ہو گئی۔

اور پھر حضور کے وصال کے بعد کا یہ واقعہ تو ہر احمدی کے علم میں ہے۔ یہ واقعہ حضرت اماں جان کے حضور علیہ السلام کی سچائی پر پختہ ایمان اور حضور کی دعاؤں کی قبولیت پر بے مثال یقین کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ روایت کرتی ہیں کہ:

حضرت اماں جان نے حضور کی وفات کے بعد اپنے بچوں کو جمع کیا اور صبر کی تلقین کی اور نصیحت فرماتے ہوئے کہا کہ:

"بچو! گھر خالی دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے۔ انہوں نے آسمان پر تمہارے لئے دعاؤں کا بڑا بھاری خزانہ چھوڑا ہے جو تمہیں وقت پر ملتا رہے گا۔"

یہ کوئی رسمی سی تسلی نہیں تھی جو ایک صدمہ رسیدہ ماں اپنے بچوں کو دیتی ہے۔ یہ گواہی ہے حضور کی سچائی کی۔ یہ اظہار ہے اس یقین کا جو حضرت اماں جان کو حضور کی دعاؤں کی قبولیت پر تھا۔ یہ بیان ہے اس مشاہدہ کا جو آپ نے حضور کے ساتھ گزارے ہوئے چوبیس سالہ دور کے شب و روز میں کیا۔ یہ نچوڑ ہے اس تجربہ کا جو آپ کو روزمرہ ہوتا تھا کہ حضور کے منہ کی باتیں روز روشن کی طرح پوری ہوتی ہیں۔ یہ بازگشت ہے "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" کے اس الہام کی جو حضور کی وفات سے بتیس سال قبل حضرت والد صاحب کی وفات پر حضور کو ہوا تھا۔ اور یہ شہادت ہے اس الہام میں مضمر وعدہ کے بار بار پورے ہونے کی!

ہماری گزشتہ سو سال سے زائد عرصہ کی تاریخ گواہ ہے کہ حضرت اماں جانؓ نے آسمان پر چھوڑے جانے والی دعاؤں کے جس بھاری خزانے کا ذکر کیا تھا، اُس خزانے سے صرف حضور کی برگزیدہ اولاد نے ہی حصہ نہیں پایا بلکہ گزشتہ سو سال میں جماعت کے ہر فرد نے بھی دعاؤں کے اس خزانے سے اپنی استعداد، اپنے ظرف اور اپنی ہمت کے مطابق حصہ پایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت، اس کا فضل اور اس کے انعامات اس طرح ہر احمدی پر سایہ فگن رہے ہیں کہ حضور کے الفاظ میں صرف یہی کہا جا سکتا ہے ۔

اگر ہر بال ہو جائے سخن ور
تو پھر بھی شکر امکاں سے ہے باہر

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر فرد، ہر احمدی اس راستہ پر گامزن رہے جس راستہ پر چل کر ہم ان دعاؤں کے مستحق بن سکتے ہیں جو حضور نے اپنی جسمانی اور روحانی اولاد کے لئے کی ہیں۔ اور وہ بشارتیں ہم میں سے ہر ایک کے حق میں پوری ہوں جو حضور کو اپنی اولاد اور جماعت کے بارے میں عطا ہوئی ہیں۔ اور خدا کرے کہ ہماری کمزوریاں اور ہماری کوتاہیاں اور ہمارے گناہ ان خدائی بشارتوں کے پورا ہونے میں روک نہ بنیں۔ آمین یا ارحم الراحمین۔ آمین!

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کاخلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

محترم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۵/ فروری ۲۰۰۲ء میں محترم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ کی وفات کی خبر شائع ہوئی ہے۔ آپ ۱۹/ فروری ۲۰۰۲ء کی شام بعمر ۸۳ سال ربوہ میں وفات پاگئے اور اگلے روز بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن میں آپ کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

محترم چوہدری صاحب ۲۰/ اپریل ۱۹۱۹ء کو چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم چودھری شیر محمد صاحب تھے جنہیں خلافت ثانیہ کے ابتدائی دَور میں اپنے خاندان میں سب سے پہلے قبول احمدیت کی سعادت عطا ہوئی۔ محترم چودھری صاحب نے مڈل مقامی طور پر کیا اور پھر قادیان میں تعلیم کا آغاز کیا لیکن والدہ کی وفات کے بعد آپ کو واپس بلالیا گیا اور لالیاں سے میٹرک کیا، بہاولپور سے .F.A اور فیصل آباد سے ۱۹۳۹ء میں .B.A کیا اور دفتر ڈسٹرکٹ سیالکوٹ سے ملازمت کا آغاز کیا۔ تین چار ماہ بعد دہلی میں ملازم ہوگئے۔ ۱۹۴۴ء میں آپ نے اپنی زندگی وقف کردی اور ۱۴/ جنوری ۱۹۴۶ء کو آپ کی پہلی تقرری بطور امام مسجد فضل لندن ہوئی۔ ۱۹۴۹ء میں آپ واپس ربوہ تشریف لائے تو اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۰ء میں دوبارہ انگلستان تشریف لے گئے اور ۱۹۵۵ء میں واپس ربوہ آئے جہاں بطور قائمقام وکیل التبشیر، ناظر زراعت، ناظر صنعت و تجارت، ناظر امور عامہ، پرائیویٹ سیکرٹری، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد اور ناظر زراعت خدمات بجالاتے رہے۔ ۷/ اگست ۱۹۹۵ء کو ایڈیشنل ناظر اعلیٰ مقرر ہوئے، ۱۱/ دسمبر ۱۹۹۷ء کو صدر، صدر انجمن احمدیہ کا اہم عہدہ بھی آپ کے سپرد کیا گیا اور تادفات ان دونوں حیثیتوں سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔

نصف صدی سے زائد عرصہ میں آپ کو نہایت اہم فرائض سرانجام دینے کا موقع ملا۔ آپ کا خدمت دین سے بھرپور وقف بلاشبہ خلافت سے وابستگی، نظام سلسلہ کی اطاعت اور انتھک محنت کا آئینہ دار ہے۔ آپ ایک پُر وقار، صاحب الرائے شخصیت کے مالک اور اخلاص و وفا کا عمدہ نمونہ تھے۔ آپ نے اپنی بیگم کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

* * *

روزنامہ "الفضل" ۸/ جولائی ۲۰۰۲ء میں مکرم پروفیسر سلطان محمود اکبر صاحب اپنے مضمون میں مکرم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ ربوہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کے بارہ میں فرمایا کہ باجوہ صاحب کا لندن سے مجھے ایک خط ملا کہ ایک پیغامی شخص نے ان سے دورانِ بحث ہماری جماعت پر ایک بظاہر بڑا وزنی اعتراض کیا۔ حضورؓ نے فرمایا کہ مجھے فکر ہوا کہ شاید باجوہ صاحب اس شخص کو خاطر خواہ جواب نہ دے سکے ہوں گے لیکن جب مَیں نے اسی خط میں آگے اُن کا جواب پڑھا تو عش عش کر اٹھا، بہت ہی مدلل اور مسکت جواب تھا۔

محترم باجوہ صاحب نے مضمون نگار سے بیان کیا کہ ۱۹۵۵ء میں جب مَیں لندن سے واپس آگیا تو میرے پاس کچھ فارغ وقت تھا۔ مَیں نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں ایم۔اے انگریزی کا امتحان دینے کی اجازت کے لئے لکھا۔ اتفاق سے اگلے روز جمعہ تھا اور مَیں حضورؓ کے بالکل سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے فوراً بعد حضورؓ نے ارشاد فرمایا کہ میری خدمات صدر انجمن احمدیہ کے حوالہ کردی جائیں چنانچہ مجھے فوری طور پر نائب ناظر اصلاح وارشاد کی ذمہ داریاں دیدی گئیں۔

۱۹۸۹ء میں جلسہ سالانہ لندن کے موقع پر مکرم باجوہ صاحب عام سامعین میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خطاب کے لئے تشریف لائے تو بڑی محبت سے اعلان فرمایا کہ میرے پاس سٹیج پر تشریف لے آئیں۔ چنانچہ آپ تعمیل ارشاد میں سٹیج پر جابیٹھے۔

* * *

طاعون

آنحضور ﷺ نے مسیح موعود کی ایک نشانی یہ بیان فرمائی تھی کہ "اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ اور آپ کے ساتھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ اُن کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے یاجوج ماجوج کو ہلاک کرنے کے لئے ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا کردے گا جن کی وجہ سے وہ یکدم ہلاک ہوجائیں گے"۔ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۵/ جنوری ۲۰۰۲ء میں مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب کے قلم سے حدیث میں مذکور بیماری یعنی "طاعون" کے بارہ میں ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

طاعون کی وجہ ایک جرثومہ ہے جو چوہوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور اُن کے خون میں داخل ہوکر بیماری پیدا کرتا ہے۔ ایک چھوٹا کیڑا (Flea) اپنی غذا حاصل کرنے کے لئے ان چوہوں کو اور انسانوں کو بھی کاٹتا ہے اور اس جرثومہ کو چوہوں سے انسانوں میں منتقل کرتا رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے ۶/ فروری ۱۸۹۸ء کو خواب دیکھا کہ فرشتے پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگارہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ پوچھنے پر لگانے والوں نے بتایا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں۔ حضورؑ نے یہ اطلاع مشتہر کرتے ہوئے یہ اعلان بھی فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے الہاماً خوشخبری دی ہے کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار مَیں تیرے گھر کے ہر شخص کو بچاؤں گا۔

اس پیشگوئی کے عین مطابق طاعون جو کلکتہ سے شروع ہوکر بمبئی میں ہلاکت خیزی کررہی تھی، پنجاب میں وارد ہوئی اور تباہی مچادی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے خاص فضل سے احمدیوں کو بالکل محفوظ رکھا۔ اُس وقت حکومت نے ایک مدافعتی ٹیکہ بھی تیار کیا لیکن حضورؑ نے طاعون کو اپنی صداقت کا نشان قرار دیتے ہوئے ٹیکہ لگوانے سے معذرت کرلی۔

تاریخ میں پہلی دفعہ ۱۲۰۰ ق م میں طاعون کا ذکر پرانے عہدنامہ میں ملتا ہے۔ پھر ۵۴۱ء میں بحیرہ قلزم کے علاقہ میں یہ وبا پھیلی جس میں چار کروڑ افراد موت کا شکار ہوئے اور بازنطین حکومت کمزور ہوگئی۔ ایک وبا چودھویں صدی عیسوی میں یورپ میں پھیلی جس میں اڑہائی کروڑ افراد ہلاک ہوئے۔ اس وبا کے نتیجہ میں غلاموں کی بہت بڑی تعداد کے مرنے سے مزدوروں کی تعداد کم پڑگئی اور مزدور مناسب تنخواہ کا مطالبہ کرنے لگے چنانچہ اس وبا نے بڑی حد تک یورپ کے جاگیردارانہ نظام میں شگاف ڈال دیا۔ یورپ میں اُن دنوں یہ افواہ بھی مشہور ہوگئی کہ اس وبا کی اصل وجہ یہودی ہیں جو پانی میں زہر ملادیتے ہیں۔ چنانچہ ردّ عمل کے طور پر ہزاروں یہودی قتل کردیئے گئے، لاکھوں کو بے گھر کردیا گیا اور اُن کے مکان جلادیئے گئے۔

دنیا کی تیسری بڑی وبا کا آغاز ۱۸۵۵ء میں چین کے صوبہ یونان سے ہوا۔ بحری جہازوں کے ذریعہ یہ کلکتہ پہنچی اور ۱۸۹۶ء میں بنگال، یوپی، میسور اور بمبئی میں اپنا زور دکھانے لگی لیکن پنجاب میں اس کا نام و نشان نہ تھا۔ حضرت اقدسؑ کے اشتہار کے بعد پنجاب اس کی زد میں آیا اور لاکھوں لوگ پنجاب میں ہلاک ہوئے۔ پنجاب کے جن اضلاع میں اس کا زیادہ زور تھا، وہ وہی تھے جن میں حضورؑ کی رہائش تھی یعنی گوجرانوالہ، سیالکوٹ، جالندھر، شاہ پور، لدھیانہ، گورداسپور اور لاہور۔ یہی بات حضور علیہ السلام کی صداقت کے لئے کافی ہے کہ آپؑ اور آپؑ کی روحانی کشتی میں سوار افراد خدا تعالیٰ کے فضل سے اس طاعون کی ہلاکت خیزیوں سے محفوظ رہے۔

* * *

محترمہ ناصرہ شفقت صاحبہ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۴/ جنوری ۲۰۰۲ء میں مکرم نور الٰہی ملک صاحب آف لاہور اپنی اہلیہ محترمہ ناصرہ شفقت صاحبہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مرحومہ اپنی ساری زندگی ہر ایک کے لئے مددگار اور مشفق بنی رہیں۔ جب مالی فراخی نہیں تھی تو دستکاری سے آمد پیدا کرکے میرا ہاتھ بٹایا۔ مہمان نوازی میں ہر وقت مستعد رہتیں۔ ایک دفعہ سردیوں کے موسم میں میرا ایک ایسا دوست آگیا جس سے پردہ بھی تھا اور الگ جگہ بھی نہ تھی۔ خاکسار نے اُس سے معذرت کرنا چاہی لیکن مرحومہ نے پسند نہ کیا کہ کسی کو جواب دیا جائے۔ چنانچہ مہمان کو کمرہ میں سلایا اور موصوفہ نے بچوں سمیت رات باورچی خانہ میں گزاری۔

ایک بار میرے ایک عزیز نے کچھ اس طرح کی باتیں کیں کہ میری طبیعت میں اُن سے تعلقات رکھنے میں انقباض پیدا ہوگیا۔ لیکن مرحومہ نے کہا کہ اس طرح اُن میں اور ہم میں کیا فرق ہوا؟ چنانچہ ہم اُن کے گھر چلے گئے اور باہمی احترام پیدا ہوگیا۔ صلہ رحمی کا بہت خیال تھا۔ دو مرتبہ اپنے حلقہ میں صدر لجنہ منتخب ہوئیں اور دونوں مرتبہ حسن کارکردگی پر ٹرافی حاصل کی۔ جماعت نے بعدازاں اس اعزاز کو اُن کے کتبہ پر لکھوانے کی اجازت دی۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ مجھ میں بہت سی بشری کمزوریوں کی موجودگی کے باوجود مرحومہ نے مجھے کبھی طعنہ نہیں دیا بلکہ ہمیشہ کمال ستاری سے کام لیا۔ ۴۵ سال کی زوجیت میں ہمیشہ احسان کا پہلو اُن کی شخصیت میں نمایاں نظر آتا رہا۔

* * *

اعزازات

☆ مکرم بریگیڈیئر ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب کو آئندہ پانچ سال کے لئے کالج آف فزیشن و سرجن پاکستان کی کارڈیالوجی فیکلٹی کا رُکن نامزد کیا گیا ہے نیز پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے نیشنل بورڈ کا ممتحن بھی مقرر کیا گیا ہے۔ یہ دونوں اہم اعزازات ہیں جو سالوں میں کسی سینئر ڈاکٹر کو دیئے جاتے ہیں۔

☆ مکرمہ منورہ صدیقہ صاحبہ M.Sc سائیکالوجی (نفسیات) کے فائنل امتحان میں قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں دوم آئی ہیں۔

☆ مکرم مظفر احمد چودھری صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ پشاور یونیورسٹی کے شعبہ آثار قدیمہ (آرکیالوجی) کے .M.A کے امتحان میں اوّل آئے ہیں۔

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۷/ مارچ ۲۰۰۲ء میں شامل اشاعت مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیہ قارئین ہے:

ترا خیال ہی بزمِ ادب میں لائے مجھے
ترا جمال ہی شعر و سخن سجھائے مجھے
کوئی جو حرف دعا آئے میرے ہونٹوں پر
تو تیرا نام یقیناً نہ بھول پائے مجھے
جو میرے سکھ ہیں وہ تیرے ہوں، تیرے دکھ میرے
مرا نصیب یہ دن بھی کبھی دکھائے مجھے

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
25/10/2002 – 31/10/2002

MTV Muslim Television AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 25th October 2002
25 Ikha 1381
18 Sha'aban 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01:00 Yassarnal Qur'an: Programme No. 39
01:30 Majlis-e-Irfan: Rec: 11.08.01 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
02:25 MTA Sports: Badminton Semi-final match Badminton and Table Tennis Tournament
03:05 Around the Globe: Documentary Topic: 'The East Land Disaster'
04:05 Seerat-un-Nabi: programme No. 69 Discussion on the life of Prophet Muhammad
04:30 MTA Variety: A visit to 'The Industrial exhibition 2000'
05:05 Homoeopathy Class: Series of lectures Class No. 99
06:20 Tilaawat, MTA News
06:45 Liqaa Ma'al Arab: Session No. 341 Rec: 11.11.97
07:50 Saraiki service: Discussion on 'Seerat-un-Nabi' Programme No. 20
08:35 Majlis-e-Irfaan: Rec: 11.08.01 ®
09:30 Ta'aruf: Presentation of MTA Pakistan Interview with Syeed Maqbool Ahmad
10:30 MTA Indonesian service.
11:30 Seerat-un-Nabi: Programme No. 69 ®
12:00 Friday Sermon from London by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad
13:05 Tilaawat, MTA News
13:35 Dars-e-Malfoozaat: Urdu language
14:00 Mulaqaat: Sitting with Bengali guests
15:05 Friday sermon: ®
16:05 French service: Production of MTA France
17:05 German service: Presentation of MTA studios
18:10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 341 ® Rec: 11.11.97
19:15 Arabic service: Various programmes in Arabic followed by a Nazm
20:15 Yassarnal Qur'an: Correct Pronunciation By Qari Muhammad Ashiq Sahib
20:35 Majlis-e-Irfan: Rec: 11.08.01 ®
21:35 Friday sermon: ®
22:30 Dars-e-Hadith: Sayings of the Holy Prophet
22:45 Homeopathy class: class No. 99 ®

Saturday 26th October 2002
26 Ikha 1381
19 Sha'aban 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
00:50 Yassarnal Qur'an: programme No. 37 Correct pronunciation of the Holy Qur'an
01:10 Q/A Session: By Hadhrat Khalifatul Masih IV with English speaking friends
02:15 Kehkashaan: Urdu language Topic: 'Kindness towards neighbours' Hosted by: Meer Anjum Parvez
03:00 Urdu class: Session No. 475 Rec: 27.03.99
04:10 Anwar-ul-Aloom: Quiz programme No. 4 Presentation of MTA Studios, Pakistan.
04:50 Mulaqaat: Sitting with German guests Rec: 18.03.00
06:05 Tilawaat: Recitation by Qari Muhammad Ashiq
06:10 MTA News: In English, Urdu and Bengali
06:30 Liqaa Ma'al Arab: Session No. 342 Rec: 12.11.97
07:30 French Service: Classe des Enfants
08:25 Dars-ul-Qur'an: session No. 14 Rec: 26.01.97
10:10 Indonesian service: Variety of programmes
11:20 Kehkashaan: Topic: 'Kindness towards neighbours' ®
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News
12:50 Urdu class: Session No. 475 ® Rec: 27.03.99
14:00 Bangla Shomprochar: Variety of programmes Presentation of MTA Studios, Bangladesh
15:00 Children's class: Rec: 26.10.02
16:05 French Service: Classe Des Enfants
16:55 German Service: Various Programes
18:00 Liqa Ma'al Arab: Session No. 342 ® Rec: 12.11.97
19:00 Arabic service: Various programmes in Arabic.
20:00 Yassarnal Qur'an: session No. 37 ®
20:20 Q/A session: By Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
21:25 Children's Class: Rec: 26.10.02 ®
22:25 Mulaqaat: German speaking guests Rec.18.03.00
23:25 Quiz Anwar-ul-Aloom: Programme No. 4

Sunday 27th October 2002
27 Ikha 1381
20 Sha'aban 1423

00:05 Tilaawat, Seerat-un-Nabi, News.
01:00 Children Class: With Huzoor, Rec: 02.06.01
01:30 Q/A with Huzoor and Urdu speaking guests. Rec: 29.09.95
02:35 Discussion. 'Fate of opponents of Hadhrat Masih Maud (AS)'.
03:10 Friday Sermon: ®
04:10 Tehrik-e-Ahmadiyyat: Quiz Programme
05:00 Mulaqaat with Hazoor and Young Lajna and Nasiraat
06:05 Tilaawat, MTA International News.
06:40 Liqaa Ma'al Arab session No: 344
07:45 Spanish Service: Translation of Huzoor's Friday Sermon. Rec: 13.02.98
08:50 Moshaa'irah: Rec: 10.06.96 An evening with Rasheed Qaiseerani
09:40 Tehrik-e-Ahmadiyyat: Programme No. 35®
10:15 Indonesian Service: Various Items
11:15 Discussion: 'Fate of the opponents of Hadhrat Masih Maud (AS)' ®
12:05 Tilaawat, Seerat-un-Nabi, MTA News.
13:00 Majlis-e-Irfaan: Session in Urdu
14:00 Bangla Shomprochar: Various items
15:05 Mulaqaat with Hazoor and Young Lajna ®
16:05 Friday Sermon: ®
17:05 German Service: Various Items
18:10 Liqaa Ma'al Arab: Session No: 344 ®
19:10 Arabic Service: Various Items
20:15 Children's Class with Huzoor ®
20:45 Q/A with Huzoor: Rec: 29.09.95 ®
21:55 Moshaa'irah: Poetry recital ®
22:35 Hazoor's Mulaqaat with Young Lajna and Naasiraat ®
23:35 Seerat-un-Nabi: ®

Monday 28th October 2002
28 Ikha 1381
21 Sha'aban 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
01:00 Kudak: Children's programme No: 32.
01:15 Cartoon: 'Tepoo and Metoo.'
01:30 Q/A Session with English speaking guests. Rec: 09.11.97
02:30 Ruhaani Khazaa'en: a quiz in Urdu. On the books of Hadhrat Masih Maud (AS).
03:10 Urdu Class: With Huzoor.
04:20 Learning Chinese with Usman Chou.
05:00 Rencontre Avec Les Francophones: Q/A with Huzoor and French speakers.
06:05 Tilawat, MTA News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab: 'Sitting with Arabic speaking guests.
07:30 Book reading by Usman Chou from 'Islam among other religions.'
08:05 Spotlight: Speech on 'Rights and responsibilities of husband and wife.'
08:45 Q/A Session: Huzoor and English Speaking friends. Rec: 09.11.97
09:50 Khutabaat-e-Imam: Quiz Programme
10:20 Indonesian Service: Various Items
11:20 Safar Ham Nay Kiyaa: A visit to 'Galeeyate Maree, Pakistan.'
12:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
12:50 Urdu Class: Lesson No.476 ®
14:00 Bangla Shomprochar: Various Items
15:05 Rencontre Avec Les Francophones: ®
16:05 French Service: Various Items
17:05 German Service: Various Items
18:05 Liqa Ma'al Arab: Session No.344 ®
19:10 Arabic Service: Various Items
20:15 Kudak: Children's Programme ®
20:40 Q/A Session: ®
21:40 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme ®
22:25 Rencontre Avec Les Francophones: ®
23:25 Safar Ham Nay Kiyaa: visit to 'Galeeyate Maree, Pakistan.' ®

Tuesday 29th October 2002
29 Ikha 1381
22 Sha'aban 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News.
01:05 Children's Corner: Education programme based on Waqfeen-e-Nau syllabus.
01:30 Ilmi Khatabaat: Urdu speech by Mirza Abdul Haq.
02:25 Medical Matters: 'Back ache' Hosted by Dr Mujeeb ul Haq Khan.
03:10 Around The Globe: 'A journey through the solar system.'
04:05 Lajna Magazine: Programme No: 35
05:00 Bengali Mulaqaat: With Huzoor. Rec: 22.05.01
06:00 Tilawaat, MTA News
06:30 Liqa Ma'al Arab: Session No:345 Rec: 19.11.97
07:30 MTA Sports: Table Tennis Finals.
08:15 Spotlight: An Urdu speech. Topic: 'The revival of Islam and our responsibilities.'
08:55 Dars-ul-Qur'an: Session No. 15 Rec: 27.01.97
10:30 Indonesian Service: Various Items
11:30 Medical Matters: 'Back ache' ®
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
12:55 Q/A Session with Huzoor and English speaking friends.
13:55 Bangla Shomprochar: Various Items
15:00 German Mulaqaat: With Huzoor
16:00 French service: learning French Session No. 32
16:30 French Service: Various programmes in the French Language.
17:00 German Service: Various Items.
18:05 Liqaa Ma'al Arab Session No.345 ®
19:05 Arabic Service: Various Items.
20:05 Children's Corner: ®
20:30 Ilmi Khitabaat: Speech ®
21:30 Around The Globe: 'The Solar System.' Part 5
22:25 From The Archives: Friday Sermon. Rec: 17.12.90
23:25 Spotlight: ®

Wednesday 30th October 2002
30 Ikha 1381
23 Sha'aban 1423

00:05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, MTA News.
01:00 Guldastah: Children's Programme No. 58
01:30 Reply To Allegations: By Huzoor.
02:35 Hamaari Kaa'enaat: By Syed Tahir Ahmad, No.32
03:00 Urdu Class: With Huzoor Class No. 477
04:15 Seerat Sahaba Rasool: Speech by Hafiz Muzaffar Ahmad
05:00 From the Archives: Friday Sermon. Rec: 17.12.90
06:05 Tilaawat, MTA News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab: Prog No. 346 Rec: 20.11.97
07:35 Swahili Service: Selected sayings of the Holy Prophet(saw).
08:25 Swahili Service: Discussions in Swahili language.
09:05 Reply To Allegations: By Huzoor. ®
10:15 Indonesian Service: Various Items.
11:15 Seerat Sahaba Rasool: ®
12:05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News.
12:45 Urdu Class: With Huzoor. ®
14:00 Bangla Shomprochar: Variety Items.
15:05 From The Archives: F/S Rec: 17.12.90 ®
16:05 Rencontre Avec Les Francophones.
17:10 German Service: Various Items.
18:15 Liqaa Ma'al Arab: Prog No.346 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
19:20 Arabic Service: Various Items.
20:30 From The Archives: F/S Rec: 17.12.90
21:30 Guldastah: Children's programme no. 58
22:00 Hamaari Kaa'enaat: 'The Earth's axis.' ®
22:20 Reply to Allegations: By Huzoor. ®
23:25 Seerat Sahaba Rasool: Speech. ®

Thursday 31st October 2002
31 Ikha 1381
24 Sha'aban 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News
00:55 Waqifeen-e-Nau: Various items.
01:30 Q/A Session: Huzoor with English speaking friends. Rec: 10.05.98
02:35 Spotlight: Urdu Speech.
03:00 Al Maa'idah: Cookery Programme.
03:15 Canadian Horizon: Children's Class No.44 Presented by Naseem Mehdi Sahib.
04:25 Computers for Everyone: Educational item. By Mansoor Ahmad Nasir.
05:00 Tarjamatul Qur'an Class: Lesson No.276 Rec: 13.10.98
06:05 Tilaawat, MTA News, Dars-e-Malfoozat
06:30 Liqa Ma'al Arab: Session No.347 With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
07:30 Sindhi Service: Stage show by Atfal-Ul-Ahmadiyya, Meerpur Khaas.
08:05 Sindhi Service: Mosha'aira in Sindhi Language.
08:45 Q/A Session: With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec: 10.05.98
09:55 Spotlight: ®
10:15 Indonesian Service: Various items.
11:15 MTA Travel: Visit to 'Mount Vesuvius.'
11:35 Al Maa'idah: Cookery programe.
12:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News
12:45 Q/A Session: Rec: 29.09.95. ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
13:55 Bangla Shomprochar: Friday Sermon.
15:00 Tarjamatul Qur'an Class: Lesson No.277 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
16:00 French Service: Various items.
17:00 German Service: Various items.
18:05 Liqaa Ma'al Arab: Session No.347 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
19:05 Arabic Service: Daily items.
20:05 Waaqifeen-e-Nau Items ®
20:40 Q/A Session: Rec: 10.05.98.
21:45 Computers for everyone: ®
22:15 Al Maa'idah: Cookery programme.
22.35 Tarjamatul Qur'an Class: Lesson No.277 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
23.35 MTA Travel: Visit to 'Mount Vesuvius.' ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 Friday, October 25, 2002 Issue No. 43

احمدیہ مسلم ہسپتال ڈابو آسی (گھانا) میں

بلڈ بینک اور لیبارٹری کا افتتاح

(رپورٹ: فهیم احمد خادم۔ مبلغ سلسلہ غانا)

احمدیہ مسلم ہسپتال ڈابو آسی کے قیام کی تاریخ بے حد دلچسپ ہے۔ حضور پر نور ایدہ اللہ نے دعوت الی اللہ پر زور دیا تو ہماری ایک ٹیم اس علاقہ میں بھی پہنچی۔ ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں کافی بیعتیں ہوئیں۔ چنانچہ یہاں مسجد بنانے کا فیصلہ ہوا۔ علاقہ کے چیف نے اس کے لئے سڑک کے کنارے انتہائی موزوں جگہ دی۔ یہ وہ ایام تھے جب مکرم احمد یوسف ایڈوسئی صاحب کی نگرانی میں تعمیر مساجد کے سلسلہ میں ایک ٹاسک فورس قائم تھی جو ۱۴ دنوں کے اندر اندر مناسب سائز کی مسجد تعمیر کرتی تھی۔ ان کے پاس ایک گاڑی تھی جس میں ترکھان، مستری وغیرہ اپنے ساتھ لکڑی، سریہ اور دیگر ضروری سامان لئے جگہ جگہ پھرتے۔ مقامی طور پر سیمنٹ کے بلاکس بنائے جاتے اور اس ٹیم کی مدد سے ۱۴ دن کے اندر اندر مسجد کھڑی ہو جاتی۔ یہاں بھی ایسا ہی ہوا۔ جب اس مسجد کی افتتاحی تقریب ہوئی تو ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو (DCE) نے واضح کہا کہ مَیں کسی کام کے سلسلہ میں Takoradi گیا تو مسجد کا نام و نشان نہیں تھا لیکن چند دنوں کے بعد واپس آیا تو مسجد دیکھ کر حیران رہ گیا۔

علاقہ کے چیف نے بھی اتنی تیزی کے ساتھ مسجد کی تعمیر پر حیرانگی کا اظہار کیا اور اس مستعدی سے بے حد متاثر ہوا اور کہا: احمدیت تو Quick Action کا دوسرا نام ہے۔ جو بھی کام اپنے ذمہ لیتے ہیں فوری بجالاتے ہیں۔

اس تقریب کے موقع پر چیف صاحب نے امیر صاحب جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے کہا:

"ہمارے ضلع میں کوئی ہسپتال نہیں۔ Takoradi یہاں سے کافی دور ہے۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ مریض وہاں جاتے ہوئے راستہ میں دم توڑ دیتے ہیں۔ ہماری درخواست ہے کہ جماعت احمدیہ ہمارے اس علاقہ میں ہسپتال تعمیر کرے"۔

حضور ایدہ اللہ کی منظوری کے ساتھ یہ ہسپتال بنانے کا پروگرام بنایا گیا۔ علاقہ کے انہی چیف صاحب نے ہسپتال شروع کرنے کے لئے اپنا ذاتی مکان جماعت کو دیا۔ مکرم ڈاکٹر حفیظ احمد صاحب (جو ان دنوں احمدیہ مسلم ہسپتال سویڈرو کے انچارج تھے) کے ذمہ اس مکان کو ہسپتال کی ضروریات کے مطابق تبدیل کرنے کا کام لگا۔ انہوں نے بڑی محنت کے ساتھ اس ذمہ داری کو نبھایا اور مکان کو ہسپتال کی شکل میں تبدیل کیا اور ساتھ ساتھ اپنا مستقل ہسپتال بھی چلاتے رہے۔

۱۹۹۵ء میں مرکز کی منظوری سے بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے دو احمدی ڈاکٹر صاحبان مکرم ڈاکٹر غلام کبیر صاحب اور مکرمہ ڈاکٹر تمنا خان صاحبہ کا تقرر اس ہسپتال میں ہوا۔ ان کے لئے کرایہ کا مکان حاصل کیا گیا۔ انہوں نے بڑی محنت اور دلجمعی سے اپنا کام شروع کیا۔ چیف صاحب نے گاؤں سے ہٹ کر سڑک کے کنارے ۲۰/ایکڑ زمین ہسپتال کی تعمیر کے لئے الاٹ کر دی۔ یہ جگہ جنگل اور پہاڑی علاقہ پر مشتمل تھی۔ علاقہ کی صفائی، درختوں کی کٹوائی اور زمین کی ہمواری کے بعد ہسپتال کی تعمیر کرنا ایک کٹھن اور مشکل مرحلہ تھا۔ مگر ان ڈاکٹر صاحبان نے دن رات ایک کر کے اس کام کو خوب نبھایا اور ہسپتال کے لئے ایک خوبصورت عمارت اور ڈاکٹر کی رہائش کے لئے ایک خوبصورت بنگلہ تعمیر کرایا۔ ہسپتال کی موجودہ عمارت کی تعمیر کا سہرا ان دونوں ڈاکٹر صاحبان کے سر ہے۔ انہوں نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ ۴ عدد کوارٹرز پر مشتمل ایک عمارت تعمیر کروائی جو ہسپتال کے عملہ کے لئے بطور رہائش استعمال ہو رہی ہے۔

۲۰۰۰ء میں یہ ڈاکٹر صاحبان مرکز کی اجازت سے مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان تشریف لے گئے۔

ان ڈاکٹر صاحبان کے لندن تشریف لے جانے کے بعد ہسپتال کی نگرانی کچھ عرصہ کے لئے احمدیہ مشن کوکوفو کے انچارج ڈاکٹر محمد بشیر صاحب نے کی۔ آپ ہفتہ میں دو روز کے لئے یہاں تشریف لاتے اور مریضوں کا معائنہ کرتے۔

۳۰/جون ۲۰۰۱ء کو حضور انور ایدہ اللہ کی منظوری سے مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب اور مکرمہ ڈاکٹر شائلہ ابراہیم صاحبہ اس ہسپتال کا چارج لینے کے لئے غانا تشریف لائے۔ ان کی دن رات کی محنت اور لگن سے یہ ہسپتال ایک نئے دور میں داخل ہوا۔ ہسپتال کے اندرونی احاطہ میں سڑکیں بنائی گئیں۔ سڑکوں کے دونوں طرف سیمنٹ کے بلاکس کی مدد سے Kerbs بنا کر انہیں سفید اور کالے رنگ سے پینٹ کیا گیا۔ ہسپتال کے احاطہ کو مختلف پلاٹس میں تقسیم کر کے گھاس اور پھول لگائے گئے اور اطراف پر پھولوں کی باڑ لگائی گئی۔ علاوہ ازیں ویٹنگ شیڈ (ہسپتال کے باہر مریضوں کے بیٹھنے کے لئے جگہ جہاں بیٹھ کر گاڑی کا انتظار کرتے ہیں)، کار پارک اور ہسپتال کی کنٹین کی تعمیر ہوئی۔ عنقریب ہسپتال میں ایک مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہے۔

یہ ڈاکٹر صاحبان ہسپتال کے لئے مرکز سے بہت سا سامان لے کر آئے تھے۔ یہاں آکر مندرجہ ذیل اداروں نے ہسپتال کو لیبارٹری کے آلات، آپریشن تھیٹر کا سامان اور دیگر ضروری اشیاء بطور تحفہ دیں۔

(۱) وزارت صحت، (۲) Valco Trust (یہ ایک ادارہ ہے جو سکولوں اور ہسپتالوں کو ضروری سامان مفت فراہم کرتا ہے)، (۳) دیہی ترقیاتی بینک۔

اس ضمن میں ایک تقریب کے انعقاد کا پروگرام بنا جس میں ان اداروں کا شکریہ ادا کیا گیا۔ نیز بلڈ بینک اور لیبارٹری کا افتتاح ہوا۔

یہ تقریب جنوری ۲۰۰۲ء کو منعقد ہوئی۔ اس میں مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج گھانا تشریف لائے۔ آپ نے اس کا افتتاح فرمایا۔ تقریب میں علاقہ کے چیف صاحبان، ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو اور دیگر معزز احباب نے شرکت کی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور تقریب کا مختصر تعارف کروایا۔ آپ نے اعانت کرنے والے اداروں کا شکریہ بھی ادا کیا۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں ہسپتال کی مختصر تاریخ بیان فرمائی۔ آپ نے ان اداروں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ہسپتال کی اعانت کی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ جماعت ہر وقت انسانیت کی خدمت پر کمر بستہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت شہری سہولتوں سے عاری دور دراز علاقوں میں خدمت خلق کے جذبہ سے طبی سہولتیں فراہم کر رہی ہے۔

ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو نے ہسپتال کی علاقہ میں تعمیر پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ اس ہسپتال کا شمار اچھے ہسپتالوں میں ہوتا ہے۔ عموماً چھوٹے قصبوں میں اس طرح کے ہسپتال نہیں ملتے جو ہر طرح کی ضروری مشینری سے آراستہ ہوں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ جماعت آئندہ بھی خدمت خلق کا علم بلند رکھے گی۔

علاقہ کے چیف نے مکرم امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ہمارا ضلعی ہسپتال ہے اور پورے ضلع کی طبی ضروریات پوری کر رہا ہے۔ ہم علاقہ کے لوگوں کی طرف سے جماعت کے بے حد مشکور ہیں۔

اس تقریب کی خبر دو مقامی ریڈیوز نے باری باری اپنی نشریات کے دوران دی۔ نیز GTV (غانا ٹیلی ویژن) نے ہفتہ بھر اس تقریب کی خبر اپنے خبرناموں میں دی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس ہسپتال کو بے حد ترقیات سے نوازے اور اس کا شمار ملک کے مثالی ہسپتالوں میں ہو۔ نیز ڈاکٹر صاحبان کو اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے اور غیر معمولی طور پر دست شفا عطا فرمائے۔ (آمین)

تحریک جدید کا مالی سال

تحریک جدید کا مالی سال ۳۱/اکتوبر کو اختتام پذیر ہوتا ہے۔ یہ اس مالی سال کے آخری چند ایام ہیں۔ جماعت احمدیہ کی روایت ہے کہ مالی قربانی کے ہر میدان میں اس کا قدم ہمیشہ آگے سے آگے بڑھتا ہے۔ کیا آپ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے؟

تمام امراء کرام مبلغین انچارج اور نیشنل صدران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وعدہ جات / ٹارگٹ یا بجٹ کے مطابق سو فیصد وصولی کے لئے بھرپور کوشش فرماویں۔ یہ ایک الٰہی تحریک ہے کوشش کریں کہ ہر فرد جماعت خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس بابرکت تحریک میں ضرور شامل ہو۔ خواہ معمولی رقم ہی کیوں نہ ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)